# پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم



کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲ کراچی ۴۷
پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون : ۴۹۹۲۱۷۶

یہ کتاب پی۔ڈی۔ایف فائل میں آپ کے لئے




کی جانب سے پیش کی جارہی ہے۔ ہر قسم کی اردو کتابیں، اردو ناول، اردو ہسٹری کتابیں، اردو کمپیوٹر کتابیں، اور اسلامی کتابیں، اپنی مدد آپ کے متعلقہ تمام کتابیں، تعلیمی بورڈ کے رزلٹس گزٹس، ڈونلوڈ کرنے کے لئے وزٹ کریں

نوٹ: اگر آپ عنوان پر کلک کریں گے تو متعلقہ پیج پے پہنچ جائیں گے وہاں پیج کے اوپر والی سائڈ پے ٹیبل آف کنٹنٹ پر کلک کرنے سے دوبارہ فہرست عنوان میں آجائیں گے

نقشِ قدمِ نبیﷺ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

# فہرست

| عنوان | صفحہ |
|---|---|

# فہرست

# عرضِ مؤلّف

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتا ہے کہ شریعت، طریقت، تصوّف و سلوک کی اساس اتباعِ سُنّت ہے۔ منازلِ قُربِ الٰہی کی ابتدا بھی یہی ہے اور انتہا بھی یہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی محبّت کی ابتدا بھی اتباعِ سُنّت پر موقوف ہے اور انتہا بھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی محبّت کے لئے فَاتَّبِعُوْنِیْ کی قید لگادی کہ اگر تم مُجھ سے محبّت کرنا چاہتے ہو تو میرے نبی کی اتباع کرو اور جب تم نبی کی اتباع کرو گے تو تمہیں کیا انعام ملے گا؟ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ میں تم سے محبّت کرنے لگوں گا۔ معلوم ہوا کہ محبّت کی ابتدا بھی سُنّت کی اتباع پر موقوف ہے اور اس کی انتہا یعنی محبوبیت عنداللہ بھی سُنّت کی اتباع کا ثمرہ ہے کیونکہ فَاتَّبِعُوْنِیْ پر یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کا ترتب منصوص ہے اس لِئے سیّد الطائفہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکّی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے سلسلہ میں وصولی الی اللہ ( اللہ تک پہنچنا ) اِسی لِئے بہت جلد ہوجاتا ہے کیونکہ اتباعِ سُنّت پر زور دیا جاتا ہے۔ اگر آج اُمّت سُنّت کے راستہ پر آجائے تو اس کی دوری حضوری سے تبدیل ہوجائے اور تمام مسائل حل ہوجائیں۔ میرے اشعار ہیں ؎

مومن جو فِدا نقشِ کفِ پائے نبیؐ ہو — ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سُنّتِ نبوی کی کرے پیروی اُمّت — طُوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

اور اتباعِ سُنّت کی عظمت پر ایک شعر تو حق تعالیٰ نے احقر سے ایسا کہلوا دیا جو بین الاقوامی شہرت یافتہ اور اکابر عُلما کا پسندیدہ ہے۔ بعض احباب نے کہا کہ اتباعِ سُنّت پر اس سے زیادہ اچھا اور اثرانگیز شعر نظر سے نہیں گذرا اور ماریشس کے سفر کے دوران احقر نے دیکھا کہ وہاں کی جامع مسجد میں بھی لکھا ہوا تھا میرا وہ شعر یہ ہے ؎

نقشِ قدم نبیؐ کے ہیں جنّت کے راستے — اللہ جلّ جلالہٗ سے مِلاتے ہیں سُنّت کے راستے

اور اس بارے میں ایک بشارتِ عظمیٰ بھی ہے۔ ایک صالحہ عورت کو خواب میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت ہوئی بہت سے افراد ہیں لیکن حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے احقر کو سب سے زیادہ اپنے قریب



Table of Contents

بٹھایا ہُوا ہے اور ارشاد فرمایا کہ حکیم اختر آپ کا یہ شعر بہت عمدہ ہے اور ہمیں بہت زیادہ پسند ہے۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا۔ ایک دوست نے کہا کہ اس شعر کے پہلے مصرع میں ایک حدیث شریف کا اور دوسرے مصرع میں ایک آیت مُبارکہ کا مفہوم ہے۔ گویا قرآن و حدیث کے مفہوم کا یہ شعر ترجمان ہے۔ وہ حدیث شریف یہ ہے

مَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔ (ترمذی)

ترجمہ: "جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا اس نے مُجھ سے محبّت کی اور جس نے مُجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا" اور آیت شریفہ یہ ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔

"جس نے رسُول کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

پیشِ نظر رسالہ پیارے نبیﷺ کی پیاری سُنّتیں تقریباً بیس سال پہلے احقر نے تحریر کیا تھا جو الحمدللہ تعالیٰ خانقاہ سے ہزاروں کی تعداد میں مُفت تقسیم ہوچکا ہے اور کتنی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوچکا ہے جن میں فارسی، انگریزی، بنگلہ، برمی، گجراتی، پشتو، سندھی وغیرہ شامل ہیں۔ اور عربی زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ رسالہ میں ہر سُنّت پر صحاح ستّہ اور کُتبِ فقہ کے حوالے اگرچہ درج تھے لیکن بعض احباب اہلِ علم نے فرمائش کی کہ کُچھ مزید حوالے مع باب اور صفحات کی تفصیل کے اگر درج کئے جائیں تو رسالہ کی افادیت بڑھ جائے گی چنانچہ الحمدللہ موجودہ اشاعت میں ایک ایک سُنّت پر کئی کئی کُتب احادیث و فقہ کے حوالے مذکورہ تفصیل کے ساتھ درج ہیں اور احقر کے علم میں نہیں ہے کہ سُنن عادیہ پر اتنا مدلل رسالہ کہیں موجود ہو۔ حوالہ جات کی تخریج و تحقیق میں جامعہ اشرف المدارس کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید صاحب سلمہ نے بڑی خدمت انجام دی ہے لہٰذا دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو احقر کے لئے اور ان کے لئے اور جُملہ معاونین کے لیئے قیامت تک صدقۂ جاریہ اور ذریعۂ نجات بنائیں۔ آمین یا ربّ العٰلمین بحرمۃ سیّد المُرسلین علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم۔

العارض

محمّد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

۱۹ رجمادی الاخریٰ ۱۴۲۸ھ مطابق ۵ رجولائی ۲۰۰۷ء بروز جمعرات

# سوکر اُٹھنے کی سُنّتیں

(۱) نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا تاکہ نیند کا خُمار دُور ہو جائے۔[۱]

(۲) صُبح جب آنکھ کُھلے تو یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۝ (بُخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد)[۲]

**ترجمہ:** سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لِئے ہیں جِس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

(۳) جب سو کر اُٹھیں تو مسواک کرلیں۔ (مسند احمد، ابوداؤد صفحہ ۸)[۳]
وُضو میں دوبارہ مسواک کی جاتی ہے۔ سو کر اُٹھتے ہی مسواک کرلینا علیحدہ سُنّت ہے۔ (بذل المجہود شرح ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۳۵)

---

[۱] شمائل ص ۱۸ باب ماجاء فی عبادة رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم

[۲] بُخاری ص ۹۳۶ باب مایقول اذا اصبح۔
مُسلم ج ۲ ص ۳۴۸ باب الدعاء عند النوم۔
ابوداؤد ص ۳۳۵، ج ۲، باب مایقول اذا اصبح عمل الیوم واللیلة للنسائی ص ۲۵۳ رقم (۸۶۶)
ترمذی ص ۱۷۶ ج ۲ باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح و اذا أمسی۔
ابن ماجه ص ۲۷۶ باب مایدعو اذا انتبه من اللیل۔
مشکوٰة ج ۱ ص ۲۰۸ باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام۔

[۳] مسند احمد ص ۲۴۷ ج ۵ رقم ۲۳۵۲۰
ابوداؤد ص ۸ ج ۱ باب السواک لمن قام باللیل۔





Table of Contents

Table of Contents



۴ پاجامہ یا شلوار پہنیں تو پہلے داہنے پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں، کُرتا یا قمیض پہنیں تو پہلے داہنی آستین میں ڈالیں پھر بائیں میں۔ اِسی طرح صدری، ایسے ہی جوتا پہنیں تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنیں اور جب اتاریں تو پہلے بائیں طرف کا اتاریں پھر داہنی طرف کا اتاریں اور بدن کی پہننی ہوتی ہر چیز کے اتارنے کا یہی طریقہ مسنون ہے۔

۵ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو اچھی طرح دھولیں۔

## بیتُ الخلاء آنے جَانے کی دُعائیں اَور سُنّتیں

۱ استنجے کے لئے پانی اور ڈھیلے دونوں لے جائیں۔ تین ڈھیلے یا پتھر ہوں تو مستحب ہے۔ اگر پہلے سے بیتُ الخلاء میں انتظام کیا ہوا ہو تو کافی ہے فلش پاخانوں میں ڈھیلوں کی وجہ سے دِقّت ہو رہی ہے۔ لہٰذا بعض علماء کرام نے ٹوائلٹ پیپر استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ فلش خراب نہ ہو۔

۲ حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سر ڈھانک کر اور جوتا پہن کر بیتُ الخلاء تشریف لے جاتے تھے۔

---

۴ بذل المجہود ج ۱ ص ۱۴۲ - ۱۴۳
بُخاری ص ۸۷۰ ج ۲ باب یبدأ بانتعال الیمنی۔
ترمذی ص ۳۰۷ ج ۱ باب ماجاء بای رجل یبدأ اذا انتعل۔

۵ ترمذی ج ۱ ص ۱۳ باب ماجاء اذا استیقظ احدکم من منامہ فلا یغمسن یدہ فی الاناء حتی یغسلہا۔

۱ مسلم ص ۱۶۳ ج ۱ باب ما یقول عند الخلاء
ترمذی ص ۷ ج ۱ باب ما یقول اذا دخل الخلاء
ابن ماجۃ ص ۲۶ باب ما یقول اذا دخل الخلاء

۲ علیکم بسنتی ص ۱۱ ابن سعد ۲۹ ج ۱
کنز العمال ص ۲۰ ج ۷ رقم (۱۷۸۷۲)



Table of Contents

Table of Contents





٣ بیتُ الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھے،

بِسْمِ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ ○ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنّوں سے، مرد ہوں یا عورت۔

(ف) مُلّا علی قاری رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ احادیث میں ہے کہ اس دُعا کی برکت سے بیتُ الخلاء کے خبیث شیاطین اور بندہ کے درمیان پردہ ہوجاتا ہے۔ جس سے وہ شرمگاہ نہیں دیکھ پاتے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ خبث کے ب پر پیش اور جزم دونوں جائز ہیں۔

٤ بیتُ الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم رکھے۔ (علیکم بسنتی بحوالۂ ابنِ ماجہ) [٤] علیکم بسُنتی ص ١١

٥ جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر کھول سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔ (ترمذی، ابوداوٗد)

٦ بیتُ الخلاء سے نکلتے وقت داہنا پیر باہر نکالیں اور باہر آکر یہ دُعا پڑھیں۔

غُفْرَانَکَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، سب تعریفیں اللہ

[٣] بُخاری ص ٢٦ ج ١ باب ما یقول عند الخلاء
[٥] ترمذی ص ١٠ ج ١ باب فی الاستتار عند الحاجة
ابُوداؤد ص ٦ ج ١ باب الاستتار فی الخلاء
مشکوٰۃ ص ٤٢ ج ١ باب آداب الخلاء
والدارمی ص ١٧٨ ج ١ رقم (٦٦٦)



Table of Contents

Table of Contents



ہی کے لئے ہیں، جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔ [6] ابن ماجة ص ۲۶ باب ما یقول اذا خرج من الخلاء

۷ بیتُ الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت یا حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا مُبارک نام لکھا ہوا اور وہ دکھائی دیتا ہو تو اس کو اُتار کر باہر ہی چھوڑ دیں (نسائی) فراغت کے بعد باہر آکر پھر پہن لیں۔ تعویذ جس کو موم جامہ کر لیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

۸ رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں اور نہ اُس طرف پیٹھ کریں۔ (مشکوٰۃ، ترمذی، ابن ماجہ)

۹ رفع حاجت کرتے وقت بلا ضرورتِ شدیدہ کلام نہ کریں اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہ کریں۔ (مشکوٰۃ، ابوداؤد صفحہ ۳)

۱۰ پیشاب، پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچیں کیونکہ اکثر عذابِ قبر پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے سے ہوتا ہے۔ (بُخاری، ابنِ ماجہ)

---

[7] نسائی ص ۲۸۹ ج ۲ الخاتم عند دخول الخلاء
ابوداؤد ص ۴ ج ۱ باب الخلاء یکون الخاتم فیه ذکر اللہ یدخل به الخلاء
ابن ماجة ص ۲۶ باب ذکر اللہ عزوجل علی الخلاء والخاتم فی الخلاء
مشکوٰۃ ص ۴۲ ج ۱ باب آداب الخلاء

[8] مشکوٰۃ ص ۴۲ ج ۱ باب آداب الخلاء
ترمذی ص ۸ ج ۱ باب فی النهی عن استقبال القبلة بغائط او بول
ابن ماجه ص ۲۷ باب النهی عن استقبال القبلة بالغائط والبول
بخاری ص ۲۶ ج ۱ باب لا تستقبل القبلة بغائط او بول

[9] ابوداؤد ص ۳ ج ۱ باب کراهية الکلام عند الخلاء
مشکوٰۃ ص ۴۳ ج ۱ باب آداب الخلاء

[10] ابنِ ماجة باب التشدید فی البول ص ۲۹



Table of Contents

۱۱ پیشاب کرتے وقت یا استنجاء کرتے وقت عضو خاص کو دایاں ہاتھ نہ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کریں۔

۱۲ بعض جگہ بیتُ الخلاء نہیں ہوتا اس وقت ایسی آڑ کی جگہ میں رفع حاجت کرنا چاہیئے، جہاں کسی دوسرے آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔

۱۳ پیشاب کرنے کے لِئے نرم جگہ تلاش کریں تاکہ چھینٹے نہ اُڑیں اور زمین جذب کرتی جائے

۱۴ بیٹھ کر پیشاب کریں۔ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں۔

۱۵ پیشاب کرنے کے بعد استنجاء سُکھانا ہو تو دیوار وغیرہ کی آڑ میں سُکھانا چاہیئے۔ [15] حوالہ سُنّت نمبر ۱۵ شامی ص ۳۳۷ ج ۱

۱۶ وضُو سُنّت کے موافق گھر پر کرنا چاہیئے۔

۱۷ سُنّتیں گھر پر پڑھ کر جانا۔ موقع نہ ہو تو مسجد میں پڑھنا۔

**ف**: آج کل جبکہ سُنّتوں کو ترک کیا جا رہا ہے۔ سُنن کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔ [18] کمالاتِ اشرفیہ ص ۱۵۶

---

[11] بخاری باب لا یمسك ذکرہ بیمینہ اذا بال ص ۲۷ ج ۱
ابوداؤد باب کراھیة مس الذکر بالیمین فی الاستبراء ج ۱ ص ۵،
[12] ابن ماجہ باب التباعد للبراز فی القضاء ص ۲۸
ابوداؤد باب الاستتار فی الخلاء ص ۶ ج ۱
[13] ترمذی باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد الحاجة ابعد فی المذھب ص ۱۲ ج ۱
ابوداؤد باب الرجل یتبواء لبولہ ج ۱ ص ۲
[14] ترمذی باب النھی عن البول قائماً ج ۱ ص ۹
[16] حوالہ سنت نمبر ۱۶ مرقات ص ۳۰۲ ج ۲
[17] حوالہ سنت نمبر ۱۷ مرقات ص ۳۹۰ ج ۲

Table of Contents



# گھر سے نکلنے کی دُعا

۱ گھر سے مسجد یا کہیں بھی جانے کے لِئے باہر نکل کر یہ دُعا پڑھنا :

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ (ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ)

**ترجمہ :** میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہوں سے بچنے کی اور نیکیاں کرنے کی قوّت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۲ اطمینان سے جانا، دوڑ کر نہ جانا۔ (یہ صِرف مسجد کے لِئے ہے) (ابنِ ماجہ)

# گھر میں داخل ہونے کی دُعا

۱ اور مسجد سے یا جہاں کہیں سے بھی گھر میں داخل ہو کر یہ دُعا پڑھنا اور پھر گھر والوں کو سلام کرنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ۝ (ابوداؤد)

---

۱ ابوداؤد باب مایقول اذا خرج من بیتہ ص ۳۳۹ ج ۲
ابن ماجہ باب ما ید عوبہ الرجل اذا خرج من بیتہ ص ۲۷۷
ترمذی باب ما یقول الرجل اذا خرج من بیتہ ص ۱۸۱ ج ۲

۲ ابن ماجہ باب المشی الی الصلوٰۃ ص ۵۶
ترمذی ص ۵۷ باب ماجاء فی المشی الی المساجد





Table of Contents

**ترجمہ :** اے اللہ! میں آپ سے اچھا داخِل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخِل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہم نِکلے اور ہم نے اپنے اللہ پر بھروسہ کیا۔

# مسجد میں داخل ہونے کی سُنّتیں

1. داہنا پیر مسجد میں داخِل کرنا۔
2. بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا۔ (ابنِ ماجہ صفحہ ۵۶)
3. دُرود شریف پڑھنا مثلاً اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ○ (ابن ماجہ، فیض القدیر جلد ۱، صفحہ ۳۳۶)
4. دُعا پڑھنا مثلاً اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ○ (ابنِ ماجہ)

**ترجمہ :** اے اللہ! میرے لِئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

---

ل‍ ابوداؤد ص ۳۳۹ ج ۲ باب مَایقول الرجل اذا دخل بیتہ

ل‍ بُخاری باب التیمّن فی دخول المسجد ص ۶۱ ج ۱

۲ ابن ماجہ باب الدعاء عند دخول المسجد ص ۵۶

۳ ابن ماجہ باب الدعاء عند دخول المسجد ص ۵۶
ترمذی باب مایقول عند دخولہ المسجد ص ۷۱ ج ۱
مشکوٰۃ باب المساجد ص ۷۰ ج ۱
فیض القدیر ص ۳۳۲ ج ۱ رقم (۵۸۲)

۴ ابن ماجہ باب الدعاء عند دخول المسجد ص ۵۶

۵ اعتکاف کی نیّت کرنا۔ (شامی جلد ۲ صفحہ ۴۳۵)

# مسجد سے باہر آنے کی سُنّتیں

۱ بایاں پیر مسجد سے باہر نکالنا۔

۲ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا۔

۳ دُرود شریف پڑھنا مثلاً اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

۴ دُعا پڑھنا مثلاً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

---

۵ شامی ص ۴۳۵ ج ۲

۱ بخاری باب التیّمن فی دخول المسجد ص ۶۱ ج ۱

۲ باب الدعاء عند دخول المسجد ص ۵۶

۳ ابن ماجه باب الدعاء عند دخول المسجد ص ۵۶
ترمذی باب ما یقول عند دخوله المسجد ص ۷۰ ج ۱
مشکوٰۃ باب المساجد ص ۷۰ ج ۱
فیض القدیر ص ۴۳۲ ج ۱ رقم (۵۸۲)

۴ ابن ماجه باب الدعاء عند دخول المسجد ص ۵۶
مشکوٰۃ باب المساجد ص ۶۸ ج ۱

# مسواک کی سُنّتیں

(۱) ہر وضو کرتے وقت مسواک کرنا سُنّت ہے۔ ^۱

^۱ ابوداؤد، باب السواك من الفطرة ص ۸ ج ۱
الترغيب والترهيب: ص ۱۰۰ ج ۱ رقم (۲)

(۲) مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ جو حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ داہنے ہاتھ کی چھنگلیا مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اوپری سرے کے نیچے رکھے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رکھے۔ ^۲ شامی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر ۸۵

# وضو کی سُنّتیں

وضو میں اٹھارہ سُنّتیں ہیں۔ ان کو ادا کرنے سے کامل طریقے سے وضو ہو جائے گا۔

(۱) وضو کی نیّت کرنا۔ مثلاً یہ کہ میں نماز کے مباح ہونے کے لِئے وضو کرتا ہوں۔

^۱ نسائی باب النية فی الوضوء ص ۲۴ ج ۱

(۲) بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھ کر وضو کرنا۔ بعض روایات میں وضو کی بِسۡمِ اللّٰهِ اِس طرح آئی ہے :-

---

^۲ مراقی مع الطحطاوی ص ۱۰۵ ج ۱
مجمع الزوائد ج ۱ ص ۵۱۳ رقم (۱۱۱۲)
عمل اليوم والليلة ص ۴۲ رقم (۸۰)





بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ ○ اور بعض روایات میں اس طرح بھی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور وضو کے دوران یہ دُعا پڑھنا مسنون ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ○

۳ دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا۔

۴ مسواک کرنا اگر مسواک نہ ہو تو اُنگلی سے دانتوں کو مَلنا۔

۵ تین بار کُلّی کرنا۔ (ابُوداوٗد جلد ۱، صفحہ ۱۴)

۶ تین بار ناک میں پانی ڈالنا اور تین بار ناک چھنکنا۔

۷ کُلّی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مُبالغہ کرنا اگر روزہ نہ ہو۔

۸ ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (بخاری جلد ۱، صفحہ ۲۷-۲۸)

---

۳ ابوداؤد باب صفة وضوء النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ص۱۵ ج ۱

۴ مراقی مع الطحطاوی ج ۱ ص ۱۰۵ — ۱۰۶

۵ ابوداؤد باب صفة وضوء النّبی صَلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ص۱۴ ج۱

۶ ابوداؤد باب صفة وضوء النّبی صَلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ص ۱۵ ج ۱

۷ ابوداؤد باب صفة وضوء النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ص ۱۹ ج ۱
مراقی ص ۱۰۹ ج ۱

۸ بخاری باب الوضوء ثلثا ثلثا ص ۲۸ — ۲۷ ج ۱

۹ چہرہ دھوتے وقت ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ (ابوداوٗد جلد ا صفحہ ۱۹)

**فائدہ :** ڈاڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین بار چہرہ دھونے کے بعد ہتھیلی میں پانی لے کر ٹھوڑی کے پاس تالو میں ڈالے اور ڈاڑھی کا خلال کرے اور رکھے۔

هٰكَذَا أَمَرَنِي رَبِّيْ

۱۰ ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا۔

۱۱ ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔

۱۲ سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔

۱۳ اعضاء وضو کو مَل مَل کر دھونا۔

۱۴ پے در پے وضو کرنا۔

۱۵ ترتیب وار وضو کرنا۔

۱۶ داہنی طرف سے پہلے دھونا۔

---

۹ ابوداؤد باب تخليل اللحية ص ۱۹ ج ۱
شامی كتاب الطهارة ص ۲۳۸ ج ۱
۱۰ ابوداؤد باب الاستنثار ص ۱۹ ج ۱
۱۱ سعاية ص ۱۳۲ ج ۱ شامی كتاب الطهارة ص ۲۴۳ ج ۱
۱۲ نسائی باب مسح الاذنين مع الراس ص ۲۹ ج ۱
شامی كتاب الطهارة ص ۲۴۳ ج ۱
۱۳ مراقی ص ۱۱۲
۱۴ مراقی ص ۱۱۳
۱۵ الهداية ص ۲۳ ج ۱
۱۶ بخاری باب التيمن فی الوضوء والغسل ص ۲۹ ج ۱

۱۷ سر کے اگلے حصّے سے مسح شروع کرنا۔

۱۸ گردن کا مسح کرنا۔ حلق کا مسح نہ کرے۔ یہ بدعت ہے

۱۹ وضو کے بعد کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں :۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۸)

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خُوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔

فائدہ :۔ اِس دُعا کے متعلق مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ملّا علی قاری نے فرمایا کہ وُضو ظاہری طہارت ہے۔ اس دُعا سے باطنی طہارت کی درخواست پیش کی گئی ہے کہ اوّل اختیاری تھی وہ ہم کر چکے ہیں اب آپ اپنی رحمت سے ہمارے باطن کو بھی پاک فرما دیجئے۔

حوالہ فائدہ: فيه اشارة الى ان طهارة الأعضاء الظاهرة لما كانت بيدنا فطهرناها واما طهارة الاحوال الباطنه فانما هي بيدك فانت طهرها بفضلك وكرمك۔
مرقات، ج ۲ ص ۱۶ مکتبہ عباس احمد باز

---

۱۷ بخاری باب مسح الرأس ص ۳۱ ج ۱

۱۸ مراقی مع الطحطاوی ج ۱ ص ۱۱۵

۱۹ ترمذی باب ما یقال بعد الوضوء ص ۱۸ ج ۱

# فرائضِ وُضو

**فائدہ :-** وضو کا مندرجہ بالا طریقہ سُنّت کے مُطابق ہے۔

وُضو میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھُوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا اور آدمی بے وضو رہتا ہے۔ وضو میں صِرف چار چیزیں فرض ہیں :-

۱ ایک مرتبہ سارا مُنہ دھونا۔
۲ ایک ایک بار کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔
۳ ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
۴ ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

اِتنا کرنے سے وضو ہو جائے گا لیکن سُنّت کے مُطابق وضو کرنے سے وضو کامل ہوتا ہے اور زیادہ ثواب مِلتا ہے۔

# غسل کرنے کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئیے پھر استنجے کی جگہ دھوئیے، چاہے

---

۱؎ حاشیہ الطحاوی علی المراقی ص ۹۱-۹۲ ج ۱
الھدایۃ ص ۱۶ ج ۱ شامی ص ۲۰۸ - ۲۰۹ ج ۱

۲؎ حاشیۃ الطحاوی علی المراقی ص ۹۳ ج ۱
شامی ص ۲۱۱ - ۲۱۲ ج ۱ ھدایۃ ص ۱۶ ج ۱

۳؎ شامی ص ۲۱۳ ج ۱ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۵ ج ۱ ھدایۃ ص ۱۶ ج ۱

۴؎ شامی ص ۲۱۱ - ۲۱۲ ج ۱ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۴ - ۹۵ ج ۱

ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو ہر حال میں اِن دونوں کو پہلے دھونا چاہیئے (اور استنجے کی جگہ دھونے سے مراد یہ ہے کہ چھوٹا اور بڑا دونوں استنجے کے مقام دھوئیے) پھر بدن پر کسی جگہ منی یا کوئی ناپاکی لگی ہُوئی ہو تو اس کو پاک کیجئے۔ اِس کے بعد مسنون طریقے پر وضو کیجئے۔ اگر پانی قدموں میں جمع ہو رہا ہے تو پیروں کو نہ دھوئیے۔ وضو کے بعد تین مرتبہ سر پر پانی ڈالئے (اتنا پانی ڈالئے کہ سر سے پاؤں تک سارے بدن پر بہہ جائے) اور بدن کو ہاتھوں سے ملئے تاکہ بدن کا کوئی حِصّہ خشک نہ رہنے پاتے۔ اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ ہو گا۔ غرض سارے بدن پر پانی بہائیے۔ پھر وہاں سے ہٹ کر پاک جگہ پر آکر پاؤں دھوئیے لیکن اگر وضو کے وقت پیر دھو لِئے ہوں تو اب دھونے کی ضرورت نہیں۔

(بہشتی زیور۔ شامی جلد ۱ صفحہ ۱۵۷ تا صفحہ ۱۵۹)

**ف:** غسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی۔ لہٰذا دونوں میں سے جو صُورت بھی آپ اِختیار کریں، سُنّت ہونے کی نیّت کر لیا کیجئے۔ (نسائی جلد ۱ صفحہ ۳۱، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۸، شامی جلد ۱ صفحہ ۹۷)

## فرائض غسل

غسل کا مندرجہ بالا طریقہ سُنّت کے موافق ہے۔ غسل میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ ان کے بغیر غسل درست نہیں ہوتا اور آدمی ناپاک رہتا ہے لہٰذا

غسل کے فرائض کا عِلم ہونا ضروری ہے۔ غسل میں صِرف تین چیزیں فرض ہیں۔

۱ کُلّی کرنا (اِس طَرح کہ سارے مُنہ میں پانی پہنچ جاتے)۔

۲ ناک میں پانی ڈالنا (جہاں تک ناک نرم ہے)۔

۳ سارے بدن پر پانی پہنچانا۔ (بہشتی زیور حِصّہ اوّل)

# اذان و اقامت کی سُنّتیں

۱ اذان واقامت قبلہ رو کہنا سُنّت ہے۔

۲ اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر اَدا کرنا اور اقامت کے الفاظ جَلد جَلد اَدا کرنا سُنّت ہے۔ ۲؎ ترمذی باب ماجاء فی الترسل فی الاذان ص ۴۸ ج ۱

۳ اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت مؤذّن کو دائیں اور بائیں مُنہ پھیرنا سُنّت ہے لیکن سینہ اَور قدم قِبلہ رُخ ہی رہیں۔ ۳؎ مراقی مع الطحطاوی ص ۲۷۷ ج ۱
شامی باب الاذان ص ۵۳ ج ۲

۴ جب مؤذّن سے اذان کے کلمات سُنیں تو جِس طرح وہ کہے اُسی طرح کہتے جائیں اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَحَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہیں۔ (بخاری و مُسلم)

---

۱؎ بہشتی زیور حصّہ اوّل ص ۵۶ شامی کتاب الطہارۃ ۲۹۲ ج ۱
۲؎ نسائی باب ترک المندیل بعد الغسل ص ۵۰ ج ۱
۳؎ مراقی مع الطحطاوی باب الاذان ص ۲۷۶ ج ۱
۴؎ بخاری باب ما یقول اذا سمع المنادی ص ۸۶ ج ۱
مُسلم: استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ص ۱۶۶ ج ۱

۵ فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ کہا جائے گا۔

۶ اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح دیا جائے گا لیکن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہا جائے۔

۷ اذان کا جواب دینے کے بعد دُرود شریف پڑھنا سُنّت ہے۔

دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں جو بُخاری شریف کتابُ الاذان میں منقول ہے:-

۸ اذان کے بعد کی دُعاء۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○

ترجمہ: اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب مُحمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تُو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بیشک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا ہے ۸ بُخاری ص ۸۶ ج ۱ باب الدعاء عند النداء

۵ مراقی مع الطحطاوی باب الاذان ص ۲۸۵ ج ۱

۶ ابوداؤد باب ما یقول اذا سمع الاقامۃ ص ۷۸ ج ۱

۷ مُسلم استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۶۶ ج ۱

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ بخاری میں نہیں ہے۔
امام بیہقی نے سننِ کبیر میں نقل کیا ہے۔ (حصن حصین مع شرح فضل مبین)
وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ کا لفظ اور يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وغیرہ الفاظ جو مشہور ہیں۔ ان کا ثبوت روایات میں نہیں ہے۔ مُلّا علی قاری مرقاۃ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۶۳ پر فرماتے ہیں۔

وَاَمَّا زِيَادَةُ " وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ" اَلْمُشْتَهِرَةُ عَلَى الْاَلْسِنَةِ فَقَالَ السَّخَاوِىْ لَمْ اَرَهٗ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ۔

**فائدہ :** اِس دُعا پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور حسنِ خاتمہ کا انعام ہے۔ (مرقاۃ جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۳۱)

# نماز کی اکیاون سُنّتیں

## قیام میں گیارہ سُنّتیں

۱ تکبیرِ تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو پست نہ کرنا۔[۱]

۲ دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا۔ اور پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا۔[۲]

---

۱ طحطاوی علی المراقی ج ۱ ص ۳۰۲

۲ طحطاوی علی المراقی ص ۲۵۷ ج ۱
شامی باب صفۃ الصلاۃ ص ۲۰۵ ج ۲

**تنبیہہ:-** بعض فقہاء نے چار اُنگل کے فاصلہ کو مُستحب کہا ہے لیکن فقہ میں مُستحب کا اطلاق سُنّت پر اور سُنّت کا اطلاق مُستحب پر ہوتا ہے۔

كذا فی الشامی تجویز اطلاق اسم المستحب علی السنة وعكسه (ص ۴۸ ج ۳)

۳ مقتدی کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا۔

**فائدہ:** مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ اگر امام کی تکبیرِ تحریمہ سے پہلے ختم ہوگئی تو اقتداً صحیح نہ ہوگی۔ ۳ طحطاوی علی المراقی ص ۳۵۰ ج ۱

۴ تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا۔

۵ ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔

۶ انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا۔ یعنی نہ زیادہ کُھلی ہوں اور نہ زیادہ بند۔

۷ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا۔

۸ چھنگلیا اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔

۹ درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔ ۹ طحطاوی ص ۳۵۲ ج ۱

۱۰ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ ۱۰ شامی باب صفة الصّلاة ص ۱۸۷ ج ۲

۱۱ ثناء پڑھنا۔ ۱۱ طحطاوی علی المراقی ص ۳۵۱ ج ۱

---

۴ ابوداؤد باب رفع الیدین ص ۱۰۵ ج ۱

۵ طحطاوی علی المراقی ص ۳۵۰ ج ۱
شامی باب صفة الصّلاة ص ۲۰۲، ۲۰۳ ج ۲

۶ مراقی مع الطحطاوی ص ۳۴۹ ج ۱ باب صفة الصّلاة ص ۱۷۱ ج ۲

۷ طحطاوی علی المراقی ص ۳۵۱ - ۳۵۲ ج ۱

۸ طحطاوی فصل فی بیان سننها ص ۳۵۲ ج ۱

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ ﷻ سے ملاتے ہیں سُنّت کے راستے

# قرأت کی سات سُنّتیں

١ تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللہِ پڑھنا۔

٢ تسمیہ یعنی ہر رکعت کے شروع میں بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھنا۔

٣ چُپکے سے آمین کہنا۔ [٣] طحطاوی علی المراقی ص ۳۵۵ ج ا

٤ فجر اور ظہر میں طوالِ مفصّل یعنی سُورۃ حجرات سے سُورہ بروج تک عصر و عشاء میں اوساطِ مفصّل یعنی سُورۃ بروج سے سُورۃ لَمۡ یَکُنۡ تک اور مغرب میں قصارِ مفصّل یعنی سُورۃ لَمۡ یَکُنۡ سے سُورۃ ناس تک کی سُورتوں میں سے کوئی سُورۃ پڑھنا۔

٥ فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔

٦ ثناء، تعوّذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا۔

٧ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سُورۃ فاتحہ کا پڑھنا۔

---

[١] طحطاوی علی المراقی ص ۳۵۳ ج ا
[٢] طحطاوی علی المراقی ص ۳۵۳ ج ا
[٤] طحطاوی علی المراقی ج ا ص ۳۵۷ ۔ ۳۵۸
[٥] طحطاوی علی المراقی ص ۳۶۰ ج ا
[٦] طحطاوی علی المراقی ص ۳۵۵ ۔ ۳۵۶ ج ا
[٧] طحطاوی علی المراقی ص ۳۶۸ ج ا

# رکوع کی آٹھ سُنّتیں

1. رکوع کی تکبیر کہنا۔ [1] طحطاوی علی المراقی ص ۲۶۰ ج ۱
2. رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔[2]
3. گھٹنوں کو پکڑنے میں اُنگلیوں کو کُشادہ رکھنا۔[3]
4. پیٹھ کو بچھا دینا۔ [4] شامی ص ۱۹۶ ج ۲
5. پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔ [5] شامی ص ۱۹۷ ج ۲
6. سَر اور سُرین کو برابر رکھنا۔ [6] شامی ص ۱۹۶ - ۱۹۷ ج ۲
7. رکوع میں تین[۳] بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھنا۔[7]
8. رکوع سے اُٹھنے میں امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ باآوازِ بُلند کہنا اور مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور منفرد کو دونوں کہنا (آہستہ سے) اور رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔[8]

# سجدہ کی بارہ سُنّتیں

1. سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔ [1] شامی ص ۲۰۲ ج ۲

---

[2] طحطاوی علی المراقی ص ۲۶۱ ج ۱
[3] طحطاوی علی المراقی ص ۲۶۲ ج ۱
[7] طحطاوی ص ۱۴۴
[8] شامی ص ۲۰۱ ج ۲



۲ سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا۔

۳ پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔

۴ پھر ناک رکھنا۔ [۴] شامی ص ۲۰۳ ج ۲، طحطاوی ص ۳۶۳ ج ۱

۵ پھر پیشانی رکھنا۔ [۵] شامی ص ۲۰۳ ج ۲، طحطاوی ص ۳۶۳ ج ۱

۶ سجدہ میں سر دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔

۷ سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا۔ [۷] طحطاوی علی المراقی ص ۳۶۵ ج ۱

۸ کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔

۹ سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا۔

۱۰ سجدہ سے اُٹھنے کی تکبیر کہنا۔ [۱۰] شامی ص ۲۱۰، ۲۱۱ ج ۲

۱۱ سجدہ سے اُٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو اُٹھانا۔ [۱۱] شامی ص ۲۰۳ ج ۲ طحطاوی علی المراقی ص ۳۶۴ ج ۱

۱۲ دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

---

[۲] شامی ص ۲۰۲ ج ۲ طحطاوی علی المراقی ۳۶۳ ج ۱

[۳] شامی ص ۲۰۲ ج ۲ طحطاوی علی المراقی ص ۳۶۳ ج ۱

[۶] شامی ص ۲۰۲ ج ۲، طحطاوی علی المراقی ص ۳۶۴ ج ۱

[۸] طحطاوی علی المراقی ص ۳۶۵ ج ۱

[۹] ھدایۃ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰۹

[۱۲] طحطاوی علی المراقی ص ۳۶۶ ج ۱

# قعدہ کی تیرہ سُنّتیں

١ دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا۔

٢ دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔ ٢ طحطاوی علی المراقی ص ٣٦٦ ج ١

٣ تشہّد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر شہادت کی اُنگلی کو اُٹھانا اور اِلَّا اللّٰهُ پر جُھکا دینا۔ ٣ طحطاوی علی المراقی ص ٣٦٧ ج ١

٤ قعدۂ اخیرہ میں دُرود شریف پڑھنا۔

٥ دُرود شریف کے بعد دُعائے ماثورہ اُن الفاظ میں جو قرآن وحدیث کے مشابہ ہوں پڑھنا۔ ٥ طحطاوی علی المراقی ص ٣٧١ ج ١

٦ دونوں طرف (دائیں بائیں) سَلام پھیرنا۔

٧ سلام کی ابتداء داہنی طرف سے کرنا۔

٨ امام کو مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنّات کی نیّت کرنا۔

٩ مقتدی کو امام، فرشتوں اور صالح جنّات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیّت کرنا۔ ٩ طحطاوی علی المراقی ص ٣٧٥ ج ١

---

١ طحطاوی علی المراقی ص ٣٦٦ ج ١
٤ طحطاوی علی المراقی ص ٣٦٩ ج ١
٦ طحطاوی علی المراقی ص ٣٧٣ ج ١
٧ طحطاوی علی المراقی ص ٣٧٣ ج ١
٨ طحطاوی علی المراقی ص ٣٧٣ - ٣٧٤ ج ١

١٠ مُنفرد کو صِرف فرشتوں کی نیّت کرنا۔

١١ مُقتدی کو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔

١٢ دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔

١٣ مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا اِنتظار کرنا۔

## فرائضِ نماز

١ تکبیرِ تحریمہ۔ ۱؎ شامی ص۱۲۸ ج ۲ حاشیہ الطحطاوی ص ۳۰۰ ج ۱

٢ قیام (کھڑا ہونا)۔

٣ قرائت (قرآن شریف میں سے کوئی سُورۃ یا آیت پڑھنا)

٤ رکوع کرنا۔

٥ دونوں سجدے کرنا۔ ۵؎ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۱۶ ج ۱

---

١٠؎ طحطاوی علی المراقی ص ۳۷۵ ج ۱
١١؎ طحطاوی علی المراقی ص ۳۷۵ ج ۱
١٢؎ طحطاوی علی المراقی ص ۳۷۵ ج ۱
١٣؎ طحطاوی علی المراقی ص ۳۷۵ ج ۱
۲؎ شامی ص ۱۳۱ ج ۲ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۰۹ - ۳۱۰ ج ۱
۳؎ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۱۰ - ۳۱۱ شامی ص ۱۳۳ ج ۲
۴؎ شامی ص ۱۳۳ ج ۲ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۱۵ ج ۱





Table of Contents

Table of Contents



۶ قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنا۔
اگر مندرجہ بالا چیزوں میں سے کوئی بھی چھوٹ جائے تو
نماز نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

**نوٹ :** واجباتِ نماز، مفسداتِ نماز وغیرہ مسائل بہشتی زیور یا آئینۂ نماز مؤلّفہ مفتی سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتیٔ اعظم مظاہر العلوم میں دیکھ کر عمل کریں۔

# عورتوں کی نماز میں خاص فرق

۱ عورت تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھائے۔ لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے باہر نہ نکالے۔ [۱] حصن حصین ص ۲۲۴

۲ سینے پر ہاتھ باندھے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پُشت پر رکھ دے۔ مَردوں کی طرح چھنگلیا اور انگوٹھے سے گٹے کو نہ پکڑے۔ [۲] مرقات ص ۳۵ ج ۳ باب الذکر بعد الصّلوٰۃ

۳ رکوع میں کم جُھکے اور دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے، اُنگلیوں کو کشادہ نہ کرے۔ دونوں بازو پہلو سے خُوب ملاتے رکھے اور دونوں پیروں کے ٹخنے بالکل ملا دے۔ [۳] طحطاوی شامی ج ۲ ص ۱۸۸

۴ سجدہ میں پیر کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دَب کر سجدہ کرے کہ پیٹ کو رانوں سے اور بازو دونوں پہلوؤں سے ملا دے اور کہنیوں کو زمین پر رکھ دے۔

[۴] بہشتی زیور حصّہ دوم ص ۱۷، شامی ج ۲ ص ۲۱۱



Table of Contents

Table of Contents



۵ قعدہ میں بائیں طرف بیٹھے اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دے اور رانوں پر دونوں ہاتھوں کو رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں خُوب مِلا کر رکھے۔ ؎ طحطاوی شامی ج ۲ ص ۲۱۱

## نماز کے وہ آداب جو سب کیلئے یکساں ہیں

قیام میں سجدہ کی جگہ، رکوع میں پاؤں پر، سجدہ کی حالت میں ناک پر اور بیٹھنے کے وقت گود کی طرف، سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نظر رہے اور جمائی آئے تو خوب طاقت سے روکے، اور حتی الامکان مُنہ بند رکھے اور جب کھانسی کا اثر معلوم ہو تو بھی جہاں تک ہو سکے ضبط کرے (ماخوذ از آئینۂ نماز مؤلفہ حضرت مفتی سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مُفتی اعظم مظاہر علوم)

ہر فرض نماز کے بعد ان دُعاؤں میں سے کوئی دُعا پڑھیں۔ سلام پھیر کر اَسْتَغْفِرُ اللہَ تین بار پڑھنا مسنون ہے۔ پھر یہ پڑھیں۔

۱ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ (حصن حصین، فتح القدیر صفحہ ۴۳۹، جلد۱)

ترجمہ : اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تُجھ ہی سے سلامتی مِل سکتی ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور کرم والے۔

نوٹ : ملّا علی قاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مرقاۃ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۵۸ پر لکھا ہے کہ :۔

---

؎ طحطاوی، شامی ج ۲ ص ۱۸۲





Table of Contents

اِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ فَلَا اَصْلَ لَهٗ الخ[1]

یعنی اِن جُملوں کا روایات میں ثبوت نہیں مِلتا بلکہ بعض قصّہ گو لوگوں کا بڑھایا ہوا ہے۔

۲ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ حصن حصین ص ۲۲۳

۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۝ حصن حصین ص ۲۲۸

**ترجمہ:** اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بُزدلی سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ پہنچا دیا جاؤں نکمّی عمر تک اور آپ کی پناہ لیتا ہوں دُنیا کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

## جُمعہ کی سُنّتیں

۱ غسل کرنا۔ [1] بُخاری ص ۱۲۰ ج ۱ باب فضل الغسل یوم الجُمُعة

[1] طحطاوی، شامی ج ۲ ص ۱۸۸

۲ اچھے اور صاف کپڑے پہننا۔
۳ مسجد میں جلد جانے کی فکر کرنا۔
۴ مسجد پیدل جانا۔ ؎ ابن ماجة باب المشی الی الصلوٰة ص ۵۶ ج ۱
۵ امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔
۶ اگر صفیں پُر ہیں تو لوگوں کی گردنیں پھاند کر آگے نہ بڑھنا
۷ کوئی فضول کام نہ کرنا یعنی مثلاً اپنے کپڑوں سے یا بالوں سے لہو ولعب نہ کرنا۔ ؎ ابن ماجة ماجاء فی الاستماع للخطبة والانصات لہا ص ۷۸
۸ خطبہ کو غور سے سُننا۔
۹ علاوہ ازیں جُمعہ کے دن جو سُورۃ کہف پڑھے گا اس کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بُلند ایک نُور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آوے گا اور اس جُمعہ سے پہلے جُمعہ کے تمام خطایا (صغیرہ) اس کے مُعاف ہوجائیں گے۔

---

۲؎ ابوداؤد باب اللبس للجُمُعة الجُمُعة ص ۱۵۴ ج ۱
۳؎ ترمذی باب ماجاء فی التبکیر الی الجمعة ص ۱۱۲ ج ۱
ابنِ ماجة باب ماجاء فی التجهیز الی الجمعة ج ۱ ص ۷۶
۵؎ ابن ماجة باب ماجاء فی الغسل یوم الجمعة ص ۷۶
ترمذی باب فی فضل الغسل یوم الجمعة ص ۱۱۱ ج ۱
۶؎ ابُوداؤد باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعة ص ۱۵۹ ج ۱
ترمذی باب فی کراهیة التخطی یوم الجُمعة ص ۱۱۴ ج ۱
۸؎ ترمذی باب ماجاء فی کراهیة الکلام والامام یخطب ص ۱۱۴ ج ۱، ابن ماجه باب ماجاء فی استماع الخطبة والانصات لها ص ۷۸
۹؎ بهشتی زیور حصّہ ۱۱ جمعہ کے آداب ص ۷۷ ابنِ کثیر ص ۱۲۲ ج ۵ (دارالکتب العلمیة) الترغیب والترھیب ص ۳۵۳ ج ۱ رقم ۱۱۰۳۰

Table of Contents



۱۰ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جُمعہ کے دِن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو کہ دُرود میرے حُضور پیش کیا جاتا ہے۔

۱۱ جُمعہ کے دن بالوں میں تیل لگانا اور خوشبو یا عطر کا استعمال کرنا مسنُون ہے۔ ۱۱ بُخاری باب الدھن للجمعة ص ۱۲۱ ج ۱

# کھانے کی چند سُنّتیں

۱ دسترخوان بچھانا۔
۱ بُخاری باب من ناول او قدم الی صاحبہ علی المائدۃ ص ۸۱۸ ج ۲

۲ دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھونا۔

۳ بِسْمِ اللہ پڑھنا بُلند آواز سے۔

۴ داہنے ہاتھ سے کھانا۔

۵ کھانے کی مجلِس میں جو شخص سب سے زیادہ بزرگ اور بڑا ہو اُس سے کھانا شروع کرانا۔ ۵ مُسلم عن حذیفة ص ۱۷۱ ج ۲

۶ کھانا ایک قِسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔

---

۱ ابن ماجة باب فی فضل الجمعة ص ۷۶
۲ بخاری باب التسمیة علی الطعام ص ۸۰۹ ج ۲
مُسلم باب آداب الطعام والشراب واحکامھا ص ۱۷۲ ج ۲
۳ بُخاری باب التسمیة علی الطعام والاکل بالیمین ص ۸۱۰ ج ۲
۴ مُسلم باب آداب الطعام والشراب واحکامھا ص ۱۷۲ ج ۲
۶ بُخاری باب الاکل ممایلیه ص ۸۱۰ ج ۲



Table of Contents

Table of Contents



۷ اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اُٹھا کر صاف کر کے کھالینا۔[۷]

۸ ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ [۸] بُخاری باب الاکل متکئا ص ۸۱۲ ج ۲

۹ کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔ (بخاری، مسلم)[۹]

۱۰ جُوتا اُتار کر کھانا کھانا۔ [۱۰] مشکوٰۃ باب الاطعمۃ ص ۳۶۸ ج ۲

۱۱ کھانے کے وقت اکڑوں بیٹھنا کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور سرین زمین پر ہوں یا ایک گھٹنا کھڑا ہو اور دوسرے گھٹنے کو بچھا کر اس پر بیٹھے یا دونوں گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح بیٹھے اور آگے کی طرف ذرا جھک کر بیٹھے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)[۱۱]

۱۲ کھانے کے برتن، پیالہ و پلیٹ کو صاف کر لینا۔ پھر برتن اس کے لئے دُعائے مغفرت کرتا ہے۔ [۱۲] ابنِ ماجہ باب تنقیۃ الصحفۃ ص ۲۳۵

۱۳ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا۔[۱۳]

---

[۷] مسلم باب استحباب لعق الاصابع والقصعة واكل اللقمة الساقطة ص ۱۷۵ ج ۲

[۹] بُخاری باب ماعاب النبی صلی اللہ علیه وسلم طعامًا قط ص ۸۱۴ ج ۲ ، مسلم باب لا یعیب الطعام ص ۱۸۷ ج ۲

[۱۱] مرقات ص ۱۰۲ ج ۸ دار الکتب العلمیه نووی شرح مسلم ص ۱۸۰ ج ۲ قال الجوهری الاقعاء عند اهل اللغة ان یلصق الرجل الیتیه بالارض وینصب ساقیه ویتساند ظهره -

[۱۳] مُسلم باب استحباب لعق الأصابع ص ۱۷۵ ج ۲





Table of Contents

Table of Contents



۱۴ کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنا:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ ؁

**ترجمہ:** سب تعریف اللہ کے لِئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مُسلمان بنایا۔

۱۵ پہلے دسترخوان اٹھوانا پھر خود اُٹھنا۔

۱۶ دسترخوان اُٹھانے کی دُعا پڑھنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ؁

**ترجمہ:** سب تعریف اللہ کے لِئے ہے ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ اور بابرکت ہو اے ہمارے رب ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اُٹھا رہے ہیں۔

۱۷ دونوں ہاتھ دھونا۔

---

۱۴ ترمذی باب ما یقول اذا فرغ من الطعام ص ۱۸۴ ج ۲
ابو داؤد باب ما یقول الرجل اذا طعم ص ۱۸۲ ج ۲
ابن ماجه باب ما یقال اذا فرغ من الطعام ص ۲۳۶

۱۵ ابنِ ماجه باب النهی ان یقام عن الطعام حتیٰ یرفع ص ۲۳۷

۱۶ بُخاری باب ما یقول اذا فرغ من طعامه ص ۸۲۰ ج ۲

۱۷ ترمذی باب الوضوء قبل الطعام و بعده ص ۶ ج ۲
ابُو داؤد باب غسل الید من الطعام ص ۱۸۲ ج ۲





Table of Contents

۱۸ کلّی کرنا۔ ۱۸؎ بُخاری باب المضمضة بعد الطعام ص۸۲۰ ج ۲

۱۹ اگر شروع میں بِسْمِ اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں پڑھے :۔

بِسۡمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ؁

۲۰ جب کسی کی دعوت کھائے تو میزبان کو یہ دُعا دے :۔

اَللّٰهُمَّ اَطۡعِمۡ مَّنۡ اَطۡعَمَنِىۡ وَاسۡقِ مَنۡ سَقَانِىۡ ؁

ترجمہ: اَے اللہ! جس نے کھلایا مُجھ کو اس کو کھلا اور جس نے پلایا مُجھ کو اُس کو پلا۔ ۲۰؎ مُسلم باب استحباب دعاء الضيف لاهل الطعام ص۱۸۰ ج ۲

۲۱ سرکہ استعمال کرنا سُنّت ہے جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ گھر سالن کا محتاج نہیں سمجھا جاسکتا۔ ۲۱؎ ابن ماجه باب الايتدام بالخل ص ۲۳۸

۲۲ خالص گندم اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو اُسے چاہیئے کہ اس میں کچھ جو بھی مِلالے چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو تاکہ سُنّت پر عمل کا ثواب حاصل ہوجائے۔ ۲۲؎ الجامع الصغير ص ۹۷۹ ج ۲ رقم (۴۷۳۱)

۲۳ گوشت کھانا سُنّت ہے۔ رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے کہ دُنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔

---

۱۹؎ ترمذی باب ماجاء فى التسمية على الطعام ص ۷ ج ۲
ابُوداؤد باب التسمية على الطعام ص ۱۷۳ ج ۲
۲۳؎ الاوسط للطبرانى رقم (۷۴۷۳) ص ۲۳۲ ج ۸





Table of Contents

Table of Contents



۲۴ اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا سُنّت ہے۔ (ابوداؤد) البتہ اگر (غالب آمدنی) سود یا رشوت کی ہو یا وہ بدکاری میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنا چاہیئے۔

۲۵ میّت کے رشتہ داروں یعنی میّت کے گھر کے افراد کو کھانا دینا مسنون ہے۔ ۲۵ مسلم باب آداب الطعام والشراب ص ۱۷۲ ج ۲

# پانی پینے کی سُنّتیں

۱ دائیں ہاتھ سے پینا، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔

۲ پانی پینے سے پہلے اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔ ۲ مسلم باب فی الشرب قائمًا ص ۱۷۳ ج ۲

۳ بِسْمِ اللّٰه کہہ کر پینا اور پی کر اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنا۔

۴ تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔

---

۲۴ ابوداؤد باب ماجاء فی اجابة الدعوة ص ۱۶۹ ج ۲
۲۵ ابنِ ماجہ بابُ ماجاء فی الطعام یبعث الی اهل المیت ص ۱۱۵
۱ مسلم باب آداب الطعام والشراب ص ۱۷۲ ج ۲
۳ ترمذی باب ماجاء فی التنفس فی الاناء ص ۱۰ ج ۲
مشکوٰۃ باب الاشربة ص ۳۷۱ ج ۲
۴ مسلم باب کراهیة التنفس فی نفس الاناء واستحباب التنفس خارج الاناء ص ۱۷۳ ج ۲
ترمذی باب ماجاء فی التنفس فی الاناء ص ۱۰ ج ۲





Table of Contents

۵ برتن کے ٹوٹے ہُوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔

٦ مَشک سے مُنہ لگا کر پانی نہ پیئیں یا کوئی بھی ایسا برتن ہو جِس سے دفعتاً پانی زیادہ آجانے کا احتمال ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ اس میں کوئی سانپ یا بچھّو آجائے۔ ؎ بُخاری باب الشرب من فم السقاء ص ۸۴۱ ج ۲
مسلم باب آداب الطعام والشراب ص۱۷۳ ج ۲

۷ صِرف پانی پینے کے بعد یہ دُعا پڑھنا بھی مسنُون ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا
بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا
بِذُنُوْبِنَا ○ (رُوح المعانی صفحہ ۱۴۹، پارہ ۲۷)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لِئے ہیں جِس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو کھارا کڑوا نہیں بنایا۔ ؎ روح المعانی ص ۱۴۹ پارہ ۲۷

۸ پانی پی کر اگر دوسروں کو دینا ہے تو پہلے داہنے والے کو دیں اور پھر اسی ترتیب سے دَور ختم ہو۔ اِسی طرح چائے یا شربت بھی پیش کریں۔

---

؎ ابُوداؤد باب فی الشرب من ثلمة القدح ص ۱۶۷ ج ۲

؎ بُخاری باب الایمن فالایمن فی الشرب ص ۸۴۰ ج ۲
مُسلم باب استحباب ادارة الماء واللبن ونحوهما علی یمین ص ۱۷۴ ج ۲

۹ دُودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ.

ترجمہ : اے اللہ ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔

۱۰ پلانے والے کو آخر میں پینا ۔ (ترمذی)

# لباس کی سُنّتیں

۱ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو سفید رنگ کا کپڑا پسند تھا۔

۲ قمیض، کرتا یا صدری وغیرہ پہنیں تو پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں پھر بایاں ہاتھ اسی طرح پاجامہ اور شلوار کے لئے پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں ۔ ۲ے ترمذی باب ماجاء فی القمص ص ۳۰۶ ج ۱

۳ پاجامہ، شلوار یا لنگی ٹخنہ سے اُوپر رکھیں۔ ٹخنہ سے نیچے لٹکانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا تہبند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والے پر اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت نہیں فرماتے گا۔

---

۹ے ابوداؤد باب ما یقول اذا شرب اللبن ص ۱۶۸ ج ۲
ترمذی باب ما یقول اذا اکل طعاما ص ۱۸۳ ج ۲

۱ے شمائل ترمذی باب ماجاء فی لباس رسول اللہ ﷺ ص ۵
ابن ماجة البیاض من الثیاب ص ۲۵۵

۳ے بُخاری ما اسفل من الکعبین ففی النار ص ۸۶۱ ج ۲
مُسلم باب تحریم جر الثوب خیلاء ص ۱۹۴ ج ۲

۴ نیا کپڑا پہن کر یہ دُعا پڑھیں :

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

ترجمہ : سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ۔جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوّت کے ۔

۵ عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سُنّت ہے ۵؎ مرقات ج ۸ ص ۲۱۵

۶ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کو کُرتہ بہت پسند تھا۔

۷ سیاہ صافہ باندھنا مسنون ہے۔ شملہ چھوڑنا بھی مسنون ہے۔

۸ ٹوپی پہننا سُنّت ہے۔ ۸؎ مرقات ج ۸ ص ۲۱۵

۹ قمیض یا کُرتا وغیرہ اُتارنا ہو تو پہلے بایاں ہاتھ آستین سے نکالیں پھر دایاں ہاتھ۔ اسی طرح شلوار اور پاجامہ اُتارتے وقت پہلے بایاں پیر باہر نکالیں، پھر دایاں۔

---

۴؎ ابوداؤد کتاب اللباس ص ۲۰۲ ج ۲

۶؎ ترمذی باب ماجاء فی القمص ص ۳۰۹ ج ۱
ابو داؤد باب ماجاء فی القمیص ص ۲۰۲ ج ۲
ابنِ ماجہ باب لبس القمیص ص ۲۵۵ ، ۲۵۶

۷؎ نسائی باب لبس العمائم السّود و ارخاء طرف العمامۃ بین الکتفین ص ۲۹۹ ج ۲

۹؎ حوالہ سُنت نمبر ۹ ترمذی باب ماجاء فی القمص ص ۳۰۶ ج ۱، مشکوٰۃ کتاب اللباس ۳۷۴ ج ۲

Table of Contents



۱۰ جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں پھر بائیں پاؤں میں۔

۱۱ اُتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اُتاریں پھر دائیں پاؤں سے۔

# بالوں کی سُنّتیں

۱ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے سرِ مُبارک کے بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک اور دوسری روایت کے مُطابق کانوں تک اور ایک اور روایت کے مُطابق کانوں کی لَو تک تھی ان کے قریب تک ہونے کی بھی روایات ہیں۔

۲ پورے سر پر بال رکھنا کانوں کی لو تک یا اس سے کسی قدر نیچے سُنّت ہے اور پُورا سر مُنڈوا دینا بھی سُنّت ہے اور اگر کتروانا چاہیے تو پورے سر کے بال سَب طرف سے برابر کتروانا جائز ہے لیکن آگے کی طرف سے بڑے رکھنا اور گردن کی طرف چھوٹے کرا دینا جِس کو انگریزی بال کہتے ہیں جائز نہیں۔ اسی طرح سر کا کچھ حِصّہ منڈوا دینا اور کچھ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مُسلمان کو اس سے بچائے۔ (بہشتی زیور حصّہ ۱۱ صفحہ ۱۱۵)

---

۱۰ بُخاری باب یبداء بانتعال الیمنی ص ۸۷۰ ج ۲
مُسلم باب استحباب لبس النعال فی الیمنی ص ۱۹۷ ج ۲

۱۱ بُخاری باب ینزع النعل الیسری ص ۸۷۰ ج ۲
مُسلم باب استحباب لبس النعال فی الیمنی اولاً والخلع من الیسریٰ ص ۱۹۷ ج ۲

۱ شمائل ترمذی باب ماجاء فی شعر رسول اللہ ﷺ ص ۳
حوالہ سُنّت نمبر ۲ غنیۃ الطالبین ص ۴۳، ۴۴ مرقات ۲۷۸، ۲۷۹ ج ۸

۲ بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص ۱۱۵



Table of Contents

Table of Contents



۳ داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو کم کرنے کے متعلق احادیث میں حکم وارد ہے (بخاری و مسلم) داڑھی منڈانا یا ایک مُشت سے کم کتروانا حرام ہے۔ (بہشتی زیور حصہ ۱۱ صفحہ ۱۱۵) اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے، ایک مُشت داڑھی رکھنا واجِب ہے اور ایک مُشت کی مِقدار سُنّت سے ثابت ہے

۴ مونچھوں کو کترنے میں مبالغہ کرنا سُنّت ہے۔ لمبی لمبی مونچھیں رکھنے پر حدیثوں میں سخت وعید آئی ہے۔ ۳؎ بہشتی زیور حصّہ ۱۱ ص ۱۱۵

۵ زیرِ ناف، بغل اور مونچھوں کے بال اور ناخن وغیرہ دور کرکے صاف ستھرا رہنا چاہیئے۔ اگر چالیس دن گذر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔

۶ بالوں کو دھونا، تیل لگانا اور کنگھا کرنا مسنُون ہے لیکن ضرورت نہ ہو تو بیچ میں ایک آدھ دِن ناغہ کردینا چاہیئے۔

۷ کنگھا کریں تو پہلے دائیں جانِب سے شروع کریں۔

۸ کنگھا کرتے ہوئے یا حسبِ ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تو یہ دُعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ○ ۸؎ مشکوٰۃ باب الترجل ص ۳۸۱ ج ۲ حصن حصین ص ۳۴۶

---

۳؎ بُخاری باب اعفاء اللحیٰ ص ۸۷۵ ج ۲
مُسلم باب خصال الفطرۃ ص ۱۲۹ ج ۱
۵؎ بُخاری باب تقلیم الاظفار ص ۸۷۵ ج ۲
۶؎ اوجز المسالك ص ۲۶۸ ج ۱۴
۷؎ بهشتی زیور حصّه ۱۱ ص ۱۱۹
بخاری باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ ص ۶۱ ج ۱





Table of Contents

**ترجمہ:** اے اللہ! جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے۔

# بیماری عِلاج اور عیادت کی سُنّتیں

① بیماری میں دوا اور عِلاج کرانا مسنون ہے[1] عِلاج کراتا رہے مگر بیماری کی شفاء میں نظر اللہ تعالیٰ ہی پر رکھے۔ [1] نووی شرح مسلم ص ۲۲۵ ج ۲

② کلونجی اور شہد کے ساتھ عِلاج کرنا سُنّت ہے۔[2]
حضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں میں شفاء رکھی ہے۔ اِن دونوں کی تعریف میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔

③ عِلاج کے دَوران نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ [3] بُخاری باب وجوب عیادۃ المریض ص ۸۴۳ ج ۲

④ اپنے بیمار بھائی کی عیادت کے لِئے جانا سُنّت ہے[4] حضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے **عُوْدُوا الْمَرِیْضَ** ۔(بخاری) مریض کی عیادت کرو اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

**مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ** الخ (بخاری)

فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہو گیا تو حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم میری عیادت کے لِئے تشریف لائے۔

---

[2] بُخاری باب الدواء بالعسل باب الحبۃ السوداء ص ۸۴۸ ج ۲
[4] بُخاری باب عیادۃ المغمی علیہ ص ۸۴۴ ج ۲

۵ بیمار پُرسی کر کے جلد لوٹ آنا سُنّت ہے۔ (مشکوٰۃ) کہیں تمھارے زیادہ دیر تک بیٹھنے سے بیمار ملول ورنجیدہ نہ ہوجائے یا گھر والوں کے کام میں خلل نہ پڑے۔ ۵ مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض ص ۱۳۸ ج ۱

۶ بیمار کی ہر طرح تسلّی کرنا مسنُون ہے مثلاً اس سے یہ کہے کہ ان شاءاللہ تُم جلد اچھے ہوجاؤ گے۔ خُدا تعالیٰ بڑی قدرت والے ہیں کوئی ڈر یا خوف پیدا کرنے والی بات بیمار سے نہ کہے۔

۷ جب کسی مریض کی عیادت کرے تو اس سے یوں کہے۔

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ○

ترجمہ: کوئی حرج نہیں ان شاءاللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے پھر اس کی شفایابی کے لیے سات بار یہ دُعا پڑھے۔

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ ○

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو عظیم ہے اور عرشِ عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔

۸ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے مریض کو شفاء ہوگی۔ ہاں اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو دوسری بات ہے۔ ۸ مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض ص ۱۳۵ ج ۱

---

۶ مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض ص ۱۳۷ ج ۱

۷ بُخاری باب عیادۃ الاعراب ص ۸۴۴ ج ۲ وباب ما یقال للمریض ص ۸۴۵ ج ۲

مومن جو فِدا نقشِ کفِ پائے نبی ہو ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سُنّتِ نبوی کی کرے پیروی اُمّت طوفاں سے نِکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

# سفر کی سُنّتیں

١ جہاں تک ہو سکے سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں، تنہا آدمی سفر نہ کرے البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں کہ تنہا آدمی سفر کرے۔

٢ سواری کے لِئے رکاب میں پاؤں رکھیں تو بِسْمِ اللّٰہِ کہیں۔

٣ سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائیں تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں پھر یہ دُعا پڑھیں۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ؕ (مسلم و ترمذی)

ترجمہ : پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابِع بناتی یہ سواری اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کرنے والے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

٤ پھر یہ دُعا پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ۔

---

۱ فتح الباری ص ۵۳ ج ۶
۲ ترمذی باب ماجاء مایقول اذا رکب دابۃ ص ۱۸۲ ج ۲
۳ مسلم باب استحباب الذکر اذا رکب دابتہ متوجها لسفر الحج او غیرہ ص ۴۳۴ ج ۱
ترمذی باب ماجاء مایقول اذا رکب دابۃ ص ۱۸۳ ج ۲
۴ مسلم باب استحباب الذکر اذا رکب دابته متوجها لسفر الحج او غیرہ ص ۴۳۴ ج ۱
حصن حصین ص ۲۷۹

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔ (مسلم۔ حصنِ حصین)

ترجمہ: اے اللہ! آسان کر دیجئے ہم پر اس سفر کو اور طے کر دیجئے ہم پر درازی اس کی۔ اے اللہ آپ ہی رفیق (مددگار) ہیں سفر میں اور خبر گیراں ہیں گھر بار میں، یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی سفر کی مشقّت سے اور بُری حالت دیکھنے سے اور واپس آکر بُری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں اور بچّوں میں۔

۵ مسافرت میں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آتے تو سُنّت یہ ہے کہ راستہ سے ہٹ کر قیام کرے۔ راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالے کہ آنے جانے والوں کا راستہ رُکے اور ان کو تکلیف ہو۔

۶ سفر کے دوران جب سواری بُلندی پر چڑھے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہے۔ ؎ بُخاری باب التکبیر اذا علا شرفا ص۴۲۰ ج ۱

۷ جب سواری نشیب یا پستی میں اُترنے لگے تو سُبْحَانَ اللّٰہ کہے۔ ؎ بُخاری باب التسبیح اذا ھبط وادیا ص۴۲۰ ج ۱

فائدہ: مرقاۃ میں ہے کہ یہ سُنّت سفر کی ہے لیکن اپنے گھروں میں یا مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت داہنا پاؤں بڑھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہے

---

؎ مسلم باب مراعاۃ مصلحۃ الدواب فی السیر والنھی عن التعریس فی الطریق ص۱۴۴ ج ۲

خواہ ایک ہی سیڑھی ہو اور نیچے اترتے وقت بایاں پاؤں آگے بڑھائے اور سُبحان اللہ کہے خواہ معمولی نشیب ہو، تو ثوابِ سُنّت کی توقع ہے۔

اور ملّا علی قاری نے بُلندی پر چڑھتے وقت اَللہُ اَکْبَرُ کہنے کا راز یہ بیان کیا ہے کہ بُلندی پر ہم اگرچہ بظاہر بُلند ہوتے نظر آرہے ہیں لیکن اے اللہ! ہم بُلند نہیں ہیں بُلندی اور بڑائی صِرف آپ کے لئے خاص ہے اور پستی میں اُترتے وقت سُبْحَانَ اللہ کہنا اس لِئے ہے کہ ہم پست ہیں، اے اللہ! آپ پستی سے پاک ہیں۔

۸ جِس شہر یا گاؤں میں جانے کا ارادہ ہو جب اس میں داخِل ہونے لگیں تو تین بار یہ دُعا پڑھیں۔

۹ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا ○ اے اللہ! برکت دے ہمیں اس شہر میں، پھر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا ○ (حصن حصین)

ترجمہ: یا اللہ! نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کر دیجئے ہمیں اہلِ شہر کے نزدیک اور محبّت دیجئے ہمیں اِس شہر کے نیک لوگوں کی۔

---

۸ وکان ﷺ یراعی ذالك فی الزمان والمکان لان ذکر اللہ ینبغی ان لاینسی فی کل الاحوال مرقات ص ۳۳۹ ج ۵

۹ کان یسبح فی الھبوط المناسب للتنزیہ ویکبر فی العلو الملائم الکبریاء والعظمۃ مرقات ص ۳۳۹ ج ۵

Table of Contents



۱۰ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پُوری ہو جائے تو اپنے گھر لوٹ آئے، سفر میں بلا ضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔ [۱] حِصن حصین ص ۲۸۴

۱۱ دور دراز کے سفر سے بہت دِنوں بعد زیادہ رات گئے اگر گھر آئے تو اسی وقت گھر میں نہ جائے بلکہ بہتر ہے کہ صُبح مکان میں جائے۔ [۱] بُخاری باب السرعة فی السیر ص ۴۲۱ ج ۱ مشکوٰۃ ص ۳۳۹

**فائدہ:** البتہ اہلِ خانہ تمھارے دیر سے آنے سے آگاہ ہوں اور ان کو تمھارا اِنتظار بھی ہو تو اسی وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

ان مسنُون طریقوں پر عمل کرنے سے دین و دُنیا کی بھلائی حاصِل ہوگی۔

۱۲ سفر میں کُتّا اور گھنگرو ساتھ رکھنے کی ممانعت آئی ہے۔
کیونکہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی برکت جاتی رہتی ہے۔ [۲] مشکوٰۃ باب آداب السفر ص ۳۳۹ ج ۲

۱۳ سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لیے یہ مسنُون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھے۔

۱۴ جب سفر سے واپس آئے تو یہ دُعا پڑھے۔

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ○

---

حوالہ فائدہ: وعلمت امرأته وأهله أنه قادم فلا بأس بقدومه ليلاً مرقات ص ۲۱۶، ۲۱۷ ج ۷

[۱۲] مسلم باب كراهة الكلب والجرس فی السفر ص ۲۰۲ ج ۲، مشکوٰۃ باب آداب السفر ص ۳۳۸ ج ۲

[۱۳] مشکوٰۃ باب آداب السفر ص ۳۳۹ ج ۲
مسلم باب استحباب ركعتين فی المسجد لمن قدم من السفر ص ۲۴۸ ج ۱

[۱۴] مسلم باب مايقول اذا رجع من سفر الحج وغيره ص ۴۳۵ ج ۱
ترمذی باب مايقول اذا رجع من سفره ص ۱۸۲ ج ۲





Table of Contents

**ترجمہ:** ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

# نکاح کی سُنّتیں

۱ مسنُون (برکت والا) نِکاح وہ ہے جو سادہ ہو جِس میں ہنگامہ یا زیادہ تکلّفات اور جہیز وغیرہ کے سامان کا جھگڑا نہ ہو۔

۲ نِکاح کے لِئے نیک اور صالح فرد کو تلاش کرنا اور منگنی یا پیغام بھیجنا مسنُون ہے۔ [۱]

۳ جُمعہ کے دِن مسجد میں اور شوال کے مہینہ میں نِکاح کرنا پسندیدہ اور مسنُون ہے۔ [۳]

۴ نِکاح کو مشہور کرنا سُنّت ہے۔

۵ حسبِ استطاعت مہر مقرر کرنا سُنّت ہے۔

۶ شادی کی پہلی رات جب بیوی سے تنہائی ہو تو بیوی کی پیشانی پکڑ کر یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ

---

[۱] مشکوٰۃ کتاب النکاح ص ۲۶۷ ج ۲
[۲] مشکوٰۃ کتاب النکاح ص ۲۶۸ ج ۲
[۳] مرقات ص ۲۷۶ ج ۶
[۴] مشکوٰۃ باب اعلان النکاح والخطبۃ ص ۲۷۲ ج ۲
[۵] مشکوٰۃ باب الصداق ص ۲۷۷ ج ۲
[۶] ابوداؤد باب فی جامع النکاح ص ۲۹۳ ج ۱
ابنِ ماجۃ باب مایقول الرجل اذا دخلت علیه اهله ص ۱۳۸

Table of Contents



شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ○

**ترجمہ:** اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے عادات و اخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے اخلاق و عادات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۷ جب بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دُعا پڑھ لے پھر اگر اولاد ہوگی تو اس پر شیطان مُسلّط نہیں ہو سکتا اور اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللهِ ـ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا ○

**ترجمہ:** مَیں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اس کو بھی شیطان سے دُور رکھ۔ اس دُعا کو پڑھ لینے سے جو اولاد ہوگی اس کو شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

---

ے۳ بُخاری باب ما یقول الرجل اذا اتیٰ اھلہ ص ۷۷۶ ج ۲
ابُو داؤد باب فی جامع النکاح ص ۲۹۳ ج ۱
ابنِ ماجہ باب ما یقول الرجل اذا دخلت علیہ اھلہ ص ۱۳۸





Table of Contents

Table of Contents



# ولیمہ

(الف)
ا شبِ عروسی گذارنے کے بعد، اپنے عزیزوں، دوستوں، رشتہ داروں اور مساکین کو ولیمہ کا کھانا کھلانا سُنّت ہے۔ ولیمہ کے لئے ضروری نہیں ہے کہ بڑے پیمانے پر کھانا تیار کرکے کھلائے تھوڑا کھانا حسبِ استطاعت تیار کرکے دوستوں، عزیزوں وغیرہ کو تھوڑا تھوڑا کھلانا بھی ادائیگی سُنّت کے لئے کافی ہے، بہت ہی بُرا ولیمہ وہ ہے کہ مالدار و دُنیادار لوگوں کو تو بلایا جائے مگر غریب، مسکین، محتاج اور دیندار لوگوں کو دُھتکار دیا جائے۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ۔

ایسے بُرے ولیمہ سے بچنا چاہیئے۔ ولیمہ میں ادائیگی سُنّت کی نیّت رکھو۔ دیندار غریب اور محتاج لوگوں کو بلاؤ امیروں میں سے بھی جس کو دل چاہے بلاؤ مگر غریبوں کو دھکے نہ دو۔ جو ولیمہ ناموری اور دکھاوے کے لئے یا لوگوں کی تعریف کے لئے کیا جائے اس کا کوئی ثواب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصّہ کا اندیشہ ہے۔

# بچہ پیدا ہونے کے وقت کی سُنّتیں

(ب)
ا جب بچّہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں

---

لہ (الف) بُخاری باب من ترک الدعوة فقد عصی اللہ ورسوله ص ۷۷۸ ج ۲

لہ (ب) ترمذی باب الاذان فی اذن المولود ص ۲۷۸ ج ۱ علیکم بسنتی ص ۵۵



Table of Contents

تکبیر کہنا۔

۲ جب بچّہ سات روز کا ہوجاتے تو اس کا اچھا سا نام رکھنا۔[۲]

۳ ساتویں روز عقیقہ کرنا (ابُوداوٗد) اگر ساتویں روز عقیقہ نہ کر سکے تو چودھویں روز ورنہ اکیسویں روز کردے۔[۳]

۴ بچّے کا سر مونڈ کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کرنا۔[۴]

۵ سر مونڈنے کے بعد بچّے کے سر میں زعفران لگا دینا۔[۵]

۶ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے یا دو بکری اور لڑکی کے عقیقہ کے لِئے ایک بکرا یا بکری ذبح کرنا۔[۶]

۷ عقیقہ کا گوشت کچّا یا پکا کر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔[۷]

۸ عقیقہ کا گوشت دادا، دادی، نانا، نانی سب ہی کھا سکتے ہیں۔[۸]

۹ کِسی بزرگ سے چھوہارہ چبوا کر بچّے کے مُنہ میں ڈالنا یا چٹانا اور دُعا کرانا۔[۹]

۱۰ جب بچّہ سات برس کا ہوجاتے تو اُسے نماز و دیگر دین کی باتیں سکھانا۔ [۱۰] مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ ص ۵۸ ج ۱

---

[۲] ابوداؤد باب فی العقیقۃ ص ۳۶ ج ۲
[۳] ابوداؤد باب فی العقیقۃ ص ۳۶ ج ۲
[۴] ترمذی باب ماجاء فی العقیقۃ ص ۲۷۸ ج ۱
[۵] ابوداؤد باب فی العقیقۃ ص ۳۷ ج ۲
[۶] ترمذی باب ماجاء فی العقیقۃ ص ۲۷۸ ج ۱
ابنِ ماجہ باب العقیقۃ ص ۲۲۸
[۷] بھشتی زیور حصّہ ۶ ص ۱۲ حصہ ۳ ص ۴۳ الفقہ الاسلامی ص ۲۷۴۹ ج ۴
[۸] بھشتی زیور حصّہ ۳ ص ۴۳ الفقۃ الاسلامی ص ۲۷۴۹ ج ۴
[۹] بُخاری کتاب العقیقہ ص ۸۲۰ ج ۲ مسلم باب استحباب تحنیك المولود عند ولادتہ ص ۲۰۹ ج ۲
مشکوٰۃ باب العقیقہ ص ۳۶۲ ج ۲

١١ جب بچّہ دس برس کا ہو جائے تو سختی سے ڈانٹ کر نماز پڑھوانا اور ضرورت پیش آئے تو سزا دینا تاکہ نماز کا عادی ہو جائے۔

تنبیہہ : آج کل لاڈ پیار میں بچّوں کو بگاڑا جا رہا ہے اور یوں کہہ کر اپنے آپ کو تسلّی دے لیتے ہیں کہ بڑا ہو کر بچّہ صحیح ہو جائے گا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر بُنیاد ٹیڑھی ہو جائے تو اس پر تعمیر ہونے والی عمارت ٹیڑھی ہی ہو گی۔ اس لِئے ابتداء سے ہی اخلاقِ حسنہ سے اولاد کو مزیّن کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں پچھتاوا ہو گا۔

# موت اور اس کے بعد کی سُنّتیں

١ جب یہ معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو اس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں اس کا مُنہ قبلہ کی طرف پھیر دیں۔ اور کلمہ کی تلقین کریں یعنی کلمہ پڑھنے لگیں۔ [1] المستدرك للحاكم ص ٣٥٣ ج ١

٢ جب موت قریب معلوم ہو تو یہ دُعاء پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ۝

ترجمہ : اے اللہ ! مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔

---

[1] مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ ص ٥٨ ج ١

[2] ترمذی باب ماجاء فی تلقین المریض عند الموت ص ١٩٢ ج ١، ابُوداؤد باب فی التلقین ص ٨٨ ج ٢

۳ جب رُوح نکلنے کے آثار محسوس ہوں تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ ؀

ترجمہ: اے اللہ! موت کی سختیوں کے موقع پر میری مدد فرما۔

۴ جب موت واقع ہو جائے تو اہلِ تعلّق یہ دُعا پڑھیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا ؀

ترجمہ: بے شک ہم اللہ ہی کے لِئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

۵ رُوح نکل جانے کے بعد میّت کی آنکھیں بند کرے۔

۶ جو شخص میّت کو تخت پر رکھنے کے لِئے اٹھائے یا جنازہ اُٹھائے تو بِسْمِ اللہ کہے۔ [۶] ابن ابی شبیۃ مایقول الرجل اذاحمل الجنازۃ ص ۴۸۵ ج ۲ رقم ۱۱۳۳۵

۷ میّت کو دفن کرنے میں جلدی کرنا سُنّت ہے۔

---

[۳] بُخاری باب دعاء النّبی ﷺ اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ ص ۹۳۹ ج ۲ / ص ۸۴۷ ج ۲
مُسلم باب فضائل عَائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ص ۲۸۶ ج ۲
ترمذی باب ماجاء فی جامع الدعوات ص ۱۸۷ ج ۲

[۴] ترمذی باب ماجاء فی التشدید عند الموت ص ۱۹۲ ج ۱

[۵] مسلم کتاب الجنائز ص ۳۰۰ ج ۱
ھدایہ باب الجنائز ص ۱۸۹ ج ۱

[۷] ابوداؤد باب الاسراع بالجنازۃ ص ۹۷ ج ۲

۸ جب میّت کو قبر میں رکھے تو یہ دُعا پڑھے ۔
**بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** ○ [۵] مشکوٰۃ باب دفن المیت ص ۱۴۸ ج ۱

۹ میّت کو قبر میں داہنی کروٹ پر اس طرح لٹانا چاہیئے کہ پورا سینہ کعبہ کی طرف ہو اور پُشت کو قبر کی دیوار سے لگا دے آج کل لوگ صرف مُنہ کعبہ کی طرف کر دیتے ہیں اور چت لٹاتے ہیں کہ سینہ آسمان کی طرف ہوتا ہے، یہ بالکل خلافِ سُنّت ہے ۔ [۶] طحطاوی علی المراقی ص ۳۵۸ ج ۲

۱۰ میّت کے رشتہ داروں یعنی گھر والوں کو کھانا دینا مسنون ہے، اس کھانے کو تمام برادری یا رشتہ داروں کو کھانا جائز نہیں ۔ ناموری اور دکھلاوے کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں جو موجود ہو دے دیا جائے ۔

۱۱ جب میّت کے دفن سے حضور صَلّی اللہ علیہ وسلّم فارغ ہوتے تو خود بھی اور دوسروں سے فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اسے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے ۔

۱۲ دفن کے بعد مُردہ کے لئے قبلہ رُو ہو کر دُعا کرنا مسنون ہے ۔ لیکن نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کرنا جیسا کہ آج کل رواج ہو گیا ہے جائز نہیں ۔ [۳] مرقات ص ۲۶ ج ۴ ، البحر الرائق ص ۱۸۳ ج ۲

---

[۱] ترمذی باب ماجاء فی الطعام یَصْنَعُ لاھل المیت ص ۱۹۵ ج ۱
ابن ماجۃ باب ماجاء فی الطعام یبعث الیٰ اھل المیت ص ۱۱۵

[۲] ابو داؤد باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف ص ۱۰۳ ج ۲
مستدرک ص ۵۲۶ ج ۱ رقم (۱۳۷۲)

# سونے کی سُنّتیں

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اِن تمام چیزوں پر استراحت فرمانا ثابت ہے۔

۱ ۱۔ بوریہ ۲۔ چٹائی ۳۔ کپڑے کا فرش
۴۔ زمین ۵۔ تخت ۶۔ چارپائی
۷۔ چمڑا اور کھال

۲ باوُضو سونا سُنّت ہے۔ ۱؎ ابوداؤد باب فی النوم علی طهارة ص ۳۳۱ ج ۲

۳ جب اپنے بستر پر آتے تو اسے کپڑے کے گوشہ سے تین بار جھاڑے۔

۴ سونے سے پہلے بِسْمِ اللہ کہتے ہُوئے درج ذیل اُمور انجام دے۔
۱۔ دروازہ بند کرے ۲۔ چراغ بُجھا دے۔
۳۔ مشکیزہ کا مُنہ باندھے ۴۔ برتن ڈھانک دے۔

---

۱؎ زاد المعاد ص ۱۰۸ ج ۱ فصل فی هديه وسيرته ﷺ فی نومه وانتباهه "كان ينام على الفراش تارة، وعلى النطع تارة وعلى الحصير تارة وعلى الارض تارة وعلى السرير تارة بين رماله وتارة على كساء أسود"

۳؎ مسلم باب الدعاء عند النوم ص ۳۴۹ ج ۲
ابوداؤد باب ما يقول عند النوم ص ۳۳۲ ج ۲
ترمذی باب ماجاء فی الدعاء اذا اوى الى فراشه ص ۱۷۷ ج ۲
ابن ماجه باب ما يدعو به اذا اوى الى فراشة ص ۲۷۶

۴؎ مسلم باب استحباب تخمير الاناء وهو تغطيته وايكاء السقاء واغلاق الابواب ص ۱۷۰ ج ۲

۵ عشاء کی نماز کے بعد قصّہ کہانیوں کی ممانعت ہے۔ نماز پڑھ کر سو رہنا چاہیئے۔ البتہ وعظ و نصیحت کے لِئے یا روزی، معاش کے لِئے جاگنے کی اجازت ہے۔ مرقات ص ۲۷۵ ج ۲

۶ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین سَلائی سُرمہ لگانا عورت اور مرد دونوں کے لئے مسنون ہے۔ الترغیب والترھیب ص ۸۹ ج ۳ رقم ۳۲۳۶)

جب سونے کا ارادہ ہو تو قران شریف کی آیات اور سورتیں پڑھو۔ مثلاً الحمد شریف، آیۃ الکرسی، سُورۃ مُلک (تبارک الّذِی) چاروں قل اور دُرود شریف۔ اگر زیادہ نہ پڑھ سکو تو دو ایک سورتیں ضرور پڑھ لو کہ یہ دُنیا اور آخرت کی بھلائی اور نیک بختی کی بُنیاد ہے۔

۷ سونے سے پہلے تسبیح فاطمہ کا اہتمام کرے یعنی سُبحان اللہ ۳۳ بار الحمدللہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھے۔

۸ سوتے وقت داہنی کروٹ پر قبلہ رُو سونا مسنون ہے۔ (شمائل ترمذی) (ابُوداوٗد جلد ۲ صفحہ ۳۳۲) پیٹ لیٹنا اس طرح سے کہ سینہ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف ہو منع ہے۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۰۵) (ابُوداوٗد جلد ۲، صفحہ ۳۳۱)

---

۱ مسند احمد ص ۳۵۸ ج ۱ رقم ۲۴۸۳ ابن حبان ص ۴۳۶ رقم ۶۰۷۲ ابن ماجہ ص ۲۵۸ باب الکحل بالا ثمد شمائل باب ما جاء فی کحل رسول اللہ ﷺ ص ۴ نسائی الکحل ص ۲۸۱ ج ۲ واللفظ للترمذی

۲ بُخاری باب التسبیح والتکبیر عند المنام ص ۹۳۵ ج ۲ مُسلم باب التسبیح اوّل النھار وعند النوم ص ۳۵۰ ج ۲
ابو داؤد باب التسبیح عند النوم ص ۳۳۲ ج ۲
ترمذی باب ما جاء فی التسبیح والتکبیر والتحمید عند المنام ص ۱۷۸ ج ۲

۹ بستر پر لیٹ کر یہ دُعا پڑھے۔

بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ (بخاری جلد ۲ ' صفحہ ۹۳۵ ' مسلم جلد ۲ ' صفحہ ۳۴۹ ' ترمذی جلد ۲ ' صفحہ ۱۷۷)

۱۰ پھر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ۝ (بخاری، مسلم بحوالہ بالا)

۱۱ سونے سے پہلے تین بار یہ استغفار بھی پڑھے :۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ۝

۱۲ اگر خواب میں کوئی ڈراؤنی بات نظر آجائے اور آنکھ کھل جائے تو تین بار بائیں طرف تھتکار دو اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ تین بار پڑھو اور کروٹ بدل کر سو جاؤ۔ (مسلم کتاب الرؤیا جلد ۲ )

---

ل ترمذی ابواب الدعوات باب ص ۱۷۷ ج ۲

۲ل مسلم کتاب الرؤیا ص ۲۴۱ ج ۲





Table of Contents

# مُعاشرت کی چند سُنّتیں

۱ سلام کرنا مُسلمانوں کے لِئے بہت بڑی سُنّت ہے۔ حضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے اس سے آپس میں محبّت بڑھتی ہے۔

ہر مُسلمان کو سلام کرنا چاہیئے خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ ہو۔

کیوں کہ سلام اسلامی حق ہے کسی کے جاننے اور شناسائی پر موقوف نہیں۔ ۱ بُخاری باب السلام للمعرفۃ وغیر المعرفۃ ص ۹۲۱ ج ۲

۲ بُخاری اور مُسلم کی حدیث میں ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا گذر بچّوں پر ہوا تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ان کو سلام کیا۔ اِس لیے بچّوں کو بھی سلام کرنا سُنّت ہے۔

۳ سلام کرنے کا سُنّت طریقہ یہ ہے کہ زبان سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے ہاتھ سے یا سر سے یا اُنگلی کے اشارے سے سلام کرنا یا اس کا جواب دینا سُنّت کے خلاف ہے۔ اگر دوری ہو تو زبان اور ہاتھ دونوں سے سلام کرے۔

---

۲ بخاری باب تسلیم القلیل علی الکثیر ص ۹۲۱ ج ۲
مسلم باب استحباب السلام علی الصبیان ص ۲۱۴ ج ۲

۳ مشکوٰۃ باب السلام ۳۹۹ ج ۲ ترمذی باب ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید فی السّلام ص ۹۹ ج ۲

۴ کسی مُسلمان بھائی سے مُلاقات ہو تو سلام کے بعد مصافحہ کرنا مسنون ہے۔ عورت، عورت سے مصافحہ کرسکتی ہے۔[4]

۵ کسی مجلس میں جاؤ تو جہاں موقع ملے اور جگہ ملے بیٹھ جاؤ دوسروں کو اُٹھا کر خود بیٹھ جانا گُناہ کی بات اور مکروہ ہے۔[5]

۶ اگر کوئی شخص آپ سے ملنے آئے تو آپ اپنی جگہ سے ذرا سا کھسک جائیں، چاہے مجلس میں گنجائش ہو یہ بھی سُنّت ہے اور اس میں اُس آنے والے کا اکرام ہے۔[6]

۷ کہیں اگر صِرف تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر کانا پھوسی (سرگوشی) کی اِجازت نہیں کہ خواہ مخواہ اُس کا دِل شبہات کی وجہ سے رنجیدہ ہوگا۔ اور مُسلمان بھائی کو رنجیدہ کرنا بہت بڑا گُناہ ہے۔[7]

۸ کسی کے مکان پر جانا ہو تو اس سے اجازت لے کر داخل ہونا چاہیئے۔ [8] مشکوٰۃ باب الاستیذان ص ۴۰۱ ج ۲

۹ جب جماہی آوے تو سُنّت ہے کہ اس کو روکنے کی مقدور بھر کوشش کرے (بخاری) اور اگر مُنہ کوشش کے باوجود بند نہ رکھ سکے تو بائیں ہاتھ کی پُشت کو مُنہ پر رکھ لے اور ہاہا کی آواز نہ نکالے کہ یہ حدیث میں ممنوع ہے۔[9]

---

[4] مشکوٰۃ باب المصافحۃ والمعانقۃ ص ۴۰۱ ج ۲

[5] بُخاری لایقیم الرجل الرجل من مجلسہ ص ۹۲۷ ج ۲
مسلم: باب تحریم اقامۃ الانسان من موضعہ المباح الذی سبق الیہ ص ۲۱۷ ج ۲

[6] زادالطالبین ص ۵۶ شعب الایمان ص ۴۶۸ ج ۶ رقم ۸۹۳۳

[7] مسلم باب تحریم مناجاۃ الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ ص ۲۱۹ ج ۲

[9] بُخاری باب مایستحب من العطاس ومایکرہ من التثاؤب ص ۹۱۹ ج ۲
بخاری باذا تثاءب احدکم فلیضع یدہ علی فیہ ص ۹۱۹ ج ۲
مسلم باب تشمیت العاطس وکراہیۃ التثاءب

۱۰ اگر کسی کا اچھا نام سُنو تو اس سے اپنے مقصد کے لئے نیک فال سمجھنا سُنّت ہے اور اس سے خوش ہونا بھی سُنّت ہے۔ بدفالی لینے کو سخت منع فرمایا گیا ہے۔ جیسے راستہ چلتے کسی کو چھینک آگئی تو یہ سمجھنا کہ کام نہ ہوگا یا کوّا بولا، یا بندر نظر آگیا یا اُلّو بولا تو ان سے آفت آنے کا گمان کرنا سخت نادانی اور بالکل بے اصل اور غلط اور گمراہی کا عقیدہ ہے اسی طرح کسی کو منحوس سمجھنا یا کسی دن کو منحوس سمجھنا بہت بُرا ہے۔ مرقاۃ ص ۲/۷ ج ۹
سُنّت پر عمل کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے اس لئے اہتمام سے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

## وساوس کے وقت کی سُنّت

کُفر یا گُناہ کے وسوسے کے وقت یہ پڑھنا سُنّت ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے
اور اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ○ مرقاۃ ص ۱۳۷ ج ۱

## سُنّتِ تفکّر

دوسری سُنّت یہ ہے کہ ذاتِ حق تعالیٰ میں غور نہ کریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں غور کریں۔ كَمَا فِي الْحَدِيْثِ تَفَكَّرُوْا فِي

Table of Contents



خَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَتَفَکَّرُوْا فِی اللّٰہِ فَاِنَّکُمْ لَمْ تَقْدِرُوْا قَدْرَہٗ ۝ [1]

* تفکّر کا تعلق خلق سے ہے نہ کہ خالق سے کَمَا قَالَ تَعَالٰی شَانُہٗ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ [2] بیان القرآن ص ۲۵۷ ج ۱

# چند اہم تعلیماتِ دینی

۱ جِس نے کہنا مانا رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا اس نے کہنا مانا اللہ تعالےٰ کا۔ [3] سُورہ نمبر ۴ آیت نمبر ۸۰

۲ وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑی عمر والے کی عزّت نہ کرے اور نیک کام کرنے کی نصیحت نہ کرے اور بُرے کام سے منع نہ کرے۔

۳ وہ شخص ملعون ہے جو کِسی مُسلمان بھائی کو مالی یا جانی نقصان پہنچائے یا فریب کرے۔ [5] ترمذی باب ماجاء فی الخیانۃ والغش ص ۱۵ ج ۲

۴ دُنیا میں اِس طرح رہو جیسے مُسافر رہتا ہے۔

---

[1] الکامل لابن عدی ص ۳۸۵ ج ۸ الجامع الصغیر ۶۹۰ ج ۲ رقم ۳۳۳۶
مجمع الزوائد ص ۲۵۴ ج ۱ رقم ۲۶۰
طبرانی اوسط ص ۳۸۳ ج ۴ رقم ۶۳۱۹

[4] ترمذی باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان ص ۱۴ ج ۲

[6] بخاری باب قول النبی ﷺ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل ص ۹۴۹ ج ۲





Table of Contents

۵ مُسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مُسلمان محفوظ رہیں۔

بخاری باب الانتہاء عن المعاصی ص ۹۶۰ ج ۲

۶ ماں باپ کو ستانے کا وبال دُنیا میں بھی آتا ہے۔

مشکوٰۃ باب البر والصلۃ ص ۴۲۱ ج ۲

۷ غنیمت سمجھو پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے :-

- جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔
- تندرستی کو بیماری سے پہلے۔
- مالداری کو فقر سے پہلے۔
- فراغت کو مشغولی سے پہلے۔
- زندگی کو موت سے پہلے۔

## صلوٰۃِ استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہم کو (اہم) کاموں میں اس طرح استخارہ تعلیم فرماتے تھے جس طرح قرآنِ پاک کی سورتوں کو یاد کراتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی اہم کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر یہ دُعا پڑھے جو آگے آرہی ہے بخاری باب الدعاء عند الإستخارة ص ۹۴۴ ج ۲
اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے انس! جب تم کو کوئی امر تردّد

---

ـہ المستدرک ص ۳۴۱ ج ۴ رقم ۷۸۴۶ شرح السنۃ ص ۲۷۶، ۲۷۷ ج ۷ رقم (۳۹۱۶)

میں ڈال دے تو اپنے رب سے استخارہ کرو اور سات مرتبہ استخارہ کرو۔ پھر دِل میں جو بات غالب آجائے اسی میں خیر سمجھو۔
شامی ص ۵۰۷ ج ۱

**فائدہ :** کِسی خواب کا نظر آنا یا کِسی آواز کا سُنائی دینا ضروری نہیں۔ اسی طرح دوسروں سے اِستخارہ کرانا ثابت نہیں، دوسروں سے مشورہ لینا سُنّت ہے۔ حدیثِ پاک ہے جو مشورہ سے کام کرتا ہے' نادم نہیں ہوتا اور جو اِستخارہ کر کے کام کرتا ہے وُہ نامُراد نہیں ہوتا۔

نمازِ اِستخارہ پڑھنے کا موقع نہ ہو اور جلدی سے کِسی امر میں اِستخارہ کرنا ہے تو صِرف دُعائے اِستخارہ کافی ہے اور اگر یہ دُعا اِستخارہ کی یاد نہ ہو تو یہ مختصر سی دُعا کر لے :

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ ○ شامی ص ۴۷۰، ۴۷۱ ج ۲

# دُعائے اِستخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ (اِس جگہ اپنے مطلب کا خیال کرے) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ

اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (اِس جگہ اپنے مطلب کا خیال کرے) شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ۝ [1]

**ترجمہ:** اے اللہ! میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں آپ کے علم کے واسطے سے اور قُدرت طلب کرتا ہوں آپ کی قدرت کی مدد سے اور آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے فضل کا۔ پس بے شک آپ قدرت رکھنے والے ہیں اور میں عاجز اور کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں، میں نہیں جانتا اور آپ پوشیدہ باتوں کو بخوبی جاننے والے ہیں۔ اے اللہ! اگر یہ کام جو آپ کے علم میں ہے میرے لئے میرے دین، مُعاش اور آخرت کے لئے خیر ہے تو اس کو میرے لئے مقدّر فرما دیجئے اور آسان فرما دیجئے۔ اور پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال دیجئے اور اگر آپ کے علم میں اس کے اندر شر ہے میرے دین اور مُعاش اور آخرت کے لئے تو اس کو مجھ سے دُور کر دیجئے اور مُجھ کو اس سے دور کر دیجئے اور جہاں خیر ہو اس کو میرے لئے مقدر کر دیجئے اور مُجھ کو اس پر راضی کر دیجئے۔

اس دُعا کے بعد جو دِل میں خیال غالب ہو جائے اسی میں خیر سمجھے۔

---

[1] بُخاری باب الدعاء عند الاستخارۃ ص ۹۴۳ ج ۲
ترمذی باب ماجاء فی صلوۃ الاستخارہ ص ۱۰۹ ج ۱
حِصن حصین ص ۲۶۳

# صلوٰۃِ حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضور صَلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جِس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی ضرورت پیش آتے یا کسی بندے سے کوئی حاجت ہو تو وُہ وضو کرے اور اچھی طرح وُضو کرے پھر دو رکعت نماز اَدا کرے پھر حق تعالیٰ کی ثناء کرے اور دُرود شریف پڑھے پھر یہ دُعا پڑھے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

لہ ترمذی باب ماجاء فی صلوۃ الحاجۃ ص ۱۰۸، ۱۰۹ ج ۱
ابن ماجہ باب ماجاء فی صلوۃ الحاجۃ ص ۹۸، ۹۹
حاکم ص ۳۲۰ ج ۱ ، شامی ص ۴۷۳ ج ۲

**ترجمہ:** نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو حلیم وکریم ہیں۔
اَلْحَلِيْمُ الَّذِيْ لَا يُعَجِّلُ بِالْعُقُوْبَةِ۔ اَلْكَرِيْمُ الَّذِيْ يُعْطِيْ بِدُوْنِ اِسْتِحْقَاقٍ وَّمِنَّةٍ ۝ حلیم ہے

وہ ذات جو سزا دینے میں جلدی نہ کرے اور کریم وہ ذات ہے جو بدون استحقاق اور قابلیت عطا کرے) پاک ہے اللہ جو عرشِ عظیم کا رب ہے ہر قسم کی تعریف اللہ ربّ العالمین کے لئے خاص ہے۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کے موجبات کا اور آپ کی مغفرت کے ارادوں کا اور ہر نیکی کے مالِ غنیمت کا اور ہر بُرائی سے سلامتی کا ہمارے کسی گناہ کو نہ چھوڑیئے مگر بخش دیجئے اور نہ ہمارا کوئی غم باقی رکھئے مگر اُس کو دور فرما دیجئے اور ہماری ہر حاجت کو جس سے آپ راضی ہوں اس کو پُوری کر دیجئے اَے ارحمُ الرّاحمین۔

ہر دُعا کے قبل اور بعد دُرود شریف پڑھ لینا دُعا کی قبولیت کا نہایت قوی ذریعہ ہے۔

علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ علّامہ ابو اسحاق الشاطبیؒ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:۔

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُجَابَۃٌ عَلَی الْقَطْعِ ۝ یعنی دُرود شریف کو حق تعالیٰ شانہٗ قبول فرما لیتے ہیں اور کریم سے یہ بعید ہے کہ بعض دُعا کو قبول کرے اور بعض کو رد کر دے۔ فَاِنَّ الْکَرِیْمَ لَایَسْتَجِیْبُ بَعْضَ الدُّعَاءِ وَیَرُدُّ بَعْضَہٗ ۝[1] اور علّامہ ابُوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دُعا سے قبل اور بعد دُرود شریف پڑھنے والی دُعا قبول ہو جاتی ہے کیونکہ حق تعالیٰ صِرف آگے اور پیچھے کی دُعائے درود کو قبول فرمالیں اور درمیان کی دُعا کو رد کر دیں یہ اُن کے کرم سے

---

[1] شامی ص ۳۴۲ ج ۲

Table of Contents



بعید ہے۔ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّلٰوتَيْنِ وَهُوَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّدَعَ مَا بَيْنَهُمَا ○ ؎

احقر عرض کرتا ہے کہ جب بھی کوئی پریشانی دُنیا یا آخرت کی آئے جسمانی مصیبت ہو یا روحانی مصیبت یعنی معصیت کے تقاضے پریشان کریں دو۲ رکعت نمازِ حاجت پڑھ کر مذکورہ دُعا پڑھ کر بار بار ہر روز دِل سے دُعا کرے، غیب سے اسبابِ فلاح پیدا ہوں گے۔ جس کا دِل چاہے اپنے رب سے نصرت اور کرم کا انعام حاصل کرے۔

# بعض عادات و خصائلِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور متفرق سُنّتیں

۱ **سُنّت** : جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے تھے تو لوگوں کو آگے سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔

۲ **سُنّت** : آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جائز کام کو منع نہیں فرماتے تھے۔ اگر کوئی سوال کرتا اور اس کو پورا کرنے کا اِرادہ ہوتا تو ہاں کہہ دیتے ورنہ خاموش ہوجاتے۔

۳ **سُنّت** : آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا چہرہ کسی سے نہ پھیرتے

---

؎ قال ابوسلیمان الدارمی من اراد ان یسئل اللہ حاجتہٗ فلیکثر بالصلاۃ علی النبی ﷺ ثم یسئل الحاجۃ ولیختم بالصلاۃ علی النبی ﷺ فان اللہ یقبل الصلاتین وھو اکرم من ان یدع ما بینھما ، شامی ص ۲۳۳ ، ج ۲





Table of Contents

Table of Contents



جب تک وہ نہ پھیرتا اور اگر کوئی چپکے سے بات کہنا چاہتا تو آپ کان اُس کی طرف کر دیتے اور جب تک وہ فارغ نہیں ہوتا تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان نہیں ہٹاتے تھے۔

۴ **سُنّت** : جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو رُخصت فرماتے تو یہ دُعا فرماتے :-

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ ۝ (ترمذی)

۵ **سُنّت** : جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ (ابن ماجہ صفحہ ۲۷۸)

۶ **سُنّت** : جب کوئی ملتا تو پہلے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی صفحہ ۱۲)

۷ **سُنّت** : جب کسی چیز کو کروٹ کی طرف دیکھتے تو پورا چہرہ پھیر کر دیکھتے، متکبّروں کی طرح کن انکھیوں سے نہ دیکھتے۔ خصائل شرح شمائل ص ۱۲

---

حوالہ سُنّت نمبر ۳، ۲، ۱ زاد المعاد ص ۱۱۸ ج ۱
۴ ترمذی باب ماجاء مایقول اِذَا ودّع انسانا ص ۱۸۲ ج ۲
۵ المستدرک ص ۶۷۸ ج ا رقم (۱۸۴۰)
ابن ماجہ ص ۲۷۸





Table of Contents



۸ **سُنّت** : نِگاہ نیچی رکھتے تھے۔ غایتِ حیاء کی وجہ سے نگاہ بھر کر نہ دیکھتے تھے۔ خصائل ص ۱۲

۹ **سُنّت** : برتاؤ میں سختی نہ فرماتے نرمی کو پسند فرماتے۔ آپ اِنتہائی نرم مزاج حلیمُ الطبع اور رحمدل تھے۔ مشکوٰۃ فضائل سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ص ۵۱۲ ج ۲

۱۰ **سُنّت** : حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم چلتے وقت پاؤں اُٹھاتے تو قدم قوّت سے اکھڑتا تھا اور قدم اس طرح رکھتے تھے کہ ذرا آگے کو جُھک جاتے تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے گویا کِسی بُلندی سے پستی میں اُتر رہے ہوں۔ خصائل ص ۱۲ و ص ۷۳

۱۱ **سُنّت** : سب میں مِلے جُلے رہتے تھے (یعنی شان بنا کر نہ رہتے تھے) بلکہ کبھی کبھی مزاح بھی فرما لیتے تھے۔ بہشتی زیور حصہ ۸ صفحہ ۴

۱۲ **سُنّت** : اگر کوئی غریب آتا یا بڑھیا آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے بات کرنا چاہتی تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سڑک کے ایک کنارے پر سُننے کے لِئے بیٹھ جاتے۔ بہشتی زیور حصّہ ۸ ص ۴

۱۳ **سُنّت** : نماز میں قرآنِ مجید کی تِلاوت فرماتے تو سینۂ مُبارک سے ہانڈی کھولنے کی سی صَدا آتی۔ خوفِ خُدا کی وجہ سے یہ حالت ہوتی تھی۔ شمائل باب ماجاء فی بکاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ص ۱۸۸

۱۴ **سُنّت** : گھر والوں کا بہت خیال رکھتے کہ کِسی کو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے تکلیف نہ پہنچے اسی لِئے رات کو باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اُٹھتے، آہستہ سے جوتا پہنتے آہستہ سے کواڑ کھولتے آہستہ سے

باہر چلے جاتے اسی طرح گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے آتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۸۰، بہشتی زیور حصہ ۸ صفحہ ۴)

۱۵ **سُنّت** : جب چلتے تو نگاہ نیچی زمین کی طرف رکھتے مجمع کے ساتھ چلتے تو سب سے پیچھے ہوتے اور کوئی سامنے سے آتا تو سب سے پہلے سلام آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہی کرتے۔ (شمائلِ ترمذی صفحہ ۱۲)

۱۶ **سُنّت** : کسی قوم کا آبرو دار آدمی ہو تو اس کے ساتھ عزّت سے پیش آنا۔

۱۷ **سُنّت** : اپنے اوقات میں سے کچھ وقت اللہ کی عبادت کے لئے کچھ گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے جیسے ان سے ہنسنا بولنا اور ایک حصّہ اپنے بدن کی راحت کے لئے نکالنا۔ (شمائلِ ترمذی صفحہ ۱۹۸)

۱۸ **سُنّت** : سرورِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود شریف پڑھتے رہنا۔ (نشر الطیب صفحہ ۱۷۰)

۱۹ **سُنّت** : پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا۔ بڑوں کی عزّت کرنا اور چھوٹوں پر رحم کرنا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۴، صفحہ ۴۲۳)

۲۰ **سُنّت** : کوئی رشتہ دار بدسلوکی کرے تو اس کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۹)

۲۱ **سُنّت** : جو لوگ دُنیا کے اعتبار سے کمزور ہیں، ان کا خیال رکھنا۔

---

۱۶ے شمائل باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ ص ۲
۲۱ے مشکوٰۃ باب فی اخلاقہٖ و شمائلہٖ ﷺ ص ۵۱۹ ج ۲

Table of Contents



۲۲ **سُنّت :** دائیں یا بائیں جانب تکیہ لگانا۔ (شمائل ترمذی مع خصائل نبوی صفحہ ۷۶) زادالمعاد ص ۱۴۰ ج ۱

۲۳ **سُنّت :** بیوی کا دِل خوش کرنے کے لئے اس سے مزاح کرنا اور ہنسی کی بات کرنا بھی سُنّت ہے۔ (خصائل شرح شمائل صفحہ ۱۹۸)

۲۴ **سُنّت :** بعد نمازِ فجر اشراق تک آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم مسجد میں مُربّع (آلتی پالتی) بیٹھتے تھے نیز اپنے اصحاب میں بھی آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم مُربّع بیٹھتے تھے۔ (خصائل شرح شمائل صفحہ ۷۶)

البتہ چھوٹوں کو بڑوں کے سامنے دوزانو بیٹھنا اَقْرَبُ اِلَی التَّوَاضُعِ لکھا ہے۔ (شامی جلد نمبر ۱)

۲۵ **سُنّت :** اپنے مُسلمان بھائی سے کشادہ چہرے سے ملنا۔ (ترمذی جلد ۲، صفحہ ۱۸)

۲۶ **سُنّت :** سواری پر اس کے مالک کو آگے بیٹھنے کے لئے کہنا اور اس کی صریح اجازت کے بغیر آگے نہ بیٹھنا سُنّت ہے۔

اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ الخ (مشکوٰۃ)

## تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ؕ

---

۲۵ ترمذی ص ۱۸ ج ۲ باب ماجاء فی طلاقۃ الوجہ و حسن البشر
۲۶ مشکوٰۃ ص ۳۴۰ ج ۲ باب آداب السفر



Table of Contents

نورِ سنّت ہے کون و مکاں میں
کیا تجلّی تھی تیرے بیاں میں

جو چلا تیرے نقشِ قدم پر
کامراں ہے وہ دونوں جہاں میں

عبد و سلطاں کھڑے ایک صف میں
کیا اثر تھا رسالت کی شاں میں

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے مِلاتے ہیں سُنّت کے راستے

مومن جو فدا نقشِ کفِ پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سُنّتِ نبوی کی کرے پیروی اُمّت
طوفاں سے نکل جائیگا پھر اِس کا سفینہ

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم